ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ | بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم | سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR QADIAN

بدر

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش ز جام ...

علاوہ قیمت پیشگی سالانہ للعہ

جلد ۱۲

مورخہ ۱۳ و ۲۰ و ۲۷ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۳ و ۲۰ و ۲۷ نومبر سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۲۹ کاتک و ۶ و ۱۳ مگھر

نمبر ۱۷ و ۱۸ و ۱۹

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیان در آ | اڈیٹر معمر صاحب — جائنٹ میاں تاج الدین | کہ ہست محئ موتی کلام نور الدین

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔

دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔

سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا ۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا ۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانوں کو یاد کرکے اوس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بہ قضا ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں ہر وقت طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے اپنی زندگی بسر کریگا ۔

ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فایدہ پہنچائے گا ۔

دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیراب کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبر ہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

میگزین پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا ۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت کمر میں درد کے سبب علیل رہی اب آرام ہے گو ضعف بہت ہے تاہم ہر دو درس قرآن مجید اور بخاری شریف کے ہوتے ہیں + اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بہمہ وجوہ خیریت ہے + حضرت میر صاحب بخار سے بہت بیمار ہو گئے تھے لیکن اب آرام ہے گو ضعف بہت ہو + حضرت مولوی محمد احسن صاحب یہاں رونق افروز ہیں + بٹالہ کے گورنمنٹ اسکول کی ہاکی ٹیم نے یہاں آکر مدرسہ تعلیم الاسلام کی ٹیم سے مقابلہ کیا۔ تعلیم الاسلام کی ٹیم نے سب میدان جیتے + مولوی صدر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ نے اٹاوہ سے واپس آکر اپنے سفر کے حالات بورڈنگ کے طلباء کی دلچسپی اور استفادہ کے لئے سنائے۔ بہت زور اس بات پر دیا کہ ہندوستان کے لوگوں کے آداب اور تہذیب قابل تقلید ہیں۔ فرمایا۔ جہاں تعلیم الاسلام کے طلباء روحانی حالت میں عمدہ ہیں۔ وہاں اون کے لئے ظاہری اطوار کا زیور پہننا بہت ضروری ہے۔ علی گڈھ میں پہلی جماعت سے لے کر پنجم ہائی تک کے لڑکے ہر نو وارد کی تعظیم خود بخود کرتے ہیں یہی حال اس کالج کے چھوٹے سے لیکر بڑے طالبعلم کا ہے منشی اکبر شاہ خان صاحب چونکہ ہندوستانی ہیں۔ اسلئے ان کا وجود طلباء کیلئے یہاں بہت مفید ہو سکتا ہے ہمارے پنجاب میں گردن فرازی زیادہ ہو۔ آداب و اطوار کیطرف توجہ کم ہے۔ اس دفعہ مولوی بشیر الدین صاحب نے اپنا اسلامیہ سکول اٹاوہ کے ہال میں بہت زور دار لیکچر دیا۔ سید صاحب ایک گھنٹہ تک سلسلہ عالیہ کے حالات سنتے۔ انکی وسعت قلبی قابل تعریف ہے + سفر لکھنؤ کے حالات اسی اخبار میں اختصاراً درج ہیں مفصل ہمارے رفیق سفر میر قاسم علی صاحب اپنے اخبار الحق میں لکھیں گے جسکی ترقی اشاعت کی طرف احباب کو توجہ کرنی چاہئے + حضرت خواجہ صاحب بخیریت ہیں اور اپنے کام میں مصروف ہیں + سفر لکھنؤ میں میں نے اس بات کو محسوس کیا ہے کہ اگرچہ خواجہ صاحب اب ہندوستان میں نہیں ہیں کہ مختلف شہروں میں پھر کر اور تائید اسلام میں لیکچر دیکر غیر احمدیوں کو سلسلہ حقہ کے متعلق حسن ظنی کی طرف کھینچ لانے کی کوشش کریں مگر اون کا ولایت کا کام بھی جو اخبار میں چھپتا رہتا ہے اس واسطے جو کام اونھوں نے ... شروع کیا تھا وہ بھی ... [illegible]

مبارک - مبارک - مبارک

مبارک!

۱۸- نومبر ۱۹۱۳ء حضرت خلیفۃ المسیح کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل خاص سے پانچواں فرزند نرینہ مرحمت فرمایا اللہ تعالیٰ صحت عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین

مبارک! مبارک!! مبارک!!!

حضرت خواجہ صاحب کا تار ۱۷- نومبر ۱۹۱۳ء کو یہاں پہونچا ہے جسمیں یہ خوشخبری درج ہو کہ لارڈ ہیڈلے نے اپنے اسلام کا اعلان کیا اللہ تعالیٰ لارڈ موصوف کو استقلال عطا کرے اور حضرت خواجہ صاحب کو جزائے خیر +

جاری ہے اُنکی سعی متعلق اشاعت اسلام کے سبب ہندوستان کے تعلیم یافتہ لوگ ہر جگہ اون کے بہت ممنون اور شکر گزار پائے گئے اور اس سبب سے وہ عموماً احمدیوں پر حسن ظن کرنے لگے ہیں + برادرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب احمدی ظفروال ہو لکھتے ہیں کہ خواجہ صاحب کی امداد کیواسطے مبلغ ایک سو پینسٹھ ۱۶۵ بذریعہ منی آرڈر وہاں کے لوگوں سے جمع کر کے بھیجا گیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے + ۵ نومبر کا مسلم انڈیا گذشتہ اتوار کی ڈاک میں یہاں پہونچ گیا ہے + مصر کے تازہ خط سے معلوم ہوا کہ ہمارے دوست شیخ عبد الرحمن صاحب اور سید ولی اللہ شاہ صاحب بخیریت ہیں انہیں ایک لائق محبت کرنیوالا استاد مل گیا ہے وہ انہیں عربی پڑھاتا ہے یہ اُسے سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کرتے ہیں + سید عبد الحی صاحب کا خط جدہ سے آیا ہے۔ زیارت مدینہ کے بعد سمندر کے راستہ سے جدہ آئے اور منشی فرزند علی صاحب خشکی کے راستہ سے مکہ آئے سب بخیریت ہیں + چودہری فتح محمد ...

صاحب کو آنکھوں کی تکلیف ہو اللہ تعالیٰ شفا دے۔ سب دوست دعا سے امداد کریں + حضرت مولوی شیر علی صاحب کے مکان کی خشت بنیاد حضرت نے رکھی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے + حضرت خواجہ صاحب اپنے تازہ خط میں لکھتے ہیں کیا خدا کی شان ہے میری داڑہی یہاں اسقدر ہو کہ کبھی ہندوستان میں اسقدر نہ تھی + مولوی صدر الدین صاحب کے لیکچر اٹاوہ میں مقبول عام ہوئے۔ آپکا ایک لیکچر اٹاوہ کے اسکول میں بھی کرایا گیا۔

ایک نشان

وہ جو قادیان سے باہر رہتا ہے وہ جو دارالامان سے دور ہے وہ جو احمدؑ کے گھر کی چار دیواری کے اندر یا اوس کے قریب نہیں وہ اس راز سے بیخبر ہے وہ اس حقیقت سے ناآشنا ہے جس کا علم خدا نما وجودوں کے پاس رہنے اون کا قرب حاصل کرنے سے میسر آتا ہے۔ ہم نے خدا کے ایک فرستادہ کو دیکھا۔ ہم نے اوس کے ذریعہ نہ صرف اوس کی زندگی میں بے نشان کا نشان پایا۔ بلکہ اُس کے فیض یافتہ اصحاب کی صحبت میں اوس کے کلام میں بھی خدا نمائی کی جھلک دیکھی۔ ہمارے موجودہ امام اور سب سے بڑے احمدی کا وجود اپنے آقا کے راستباز ہونے کی سب سے بڑی ... ہے اوس کی اولاد مرزا غلام احمد مامور من اللہ ہونے کا نشان ہو۔ اس کی زندگی اس کی بیماری پیارے مہدی کے دعاوی و صداقت کی مصدق ہے آج ہم اپنے ناظرین کو وہ مژدہ جان فزا سناتے ہیں اُس نشان کا پتہ دیتے ہیں جو دہریہ کو ساکت کرنے اور خدا کے منکر کو مبہوت کرنے کے لئے شہاب ثاقب ہو۔ یعنے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاں اللہ تعالیٰ نے ایک موعود بیٹا آج ۱۸- نومبر ۱۹۱۳ء کو عطا فرمایا۔ یہ موعود اس لئے زبردست نشان ہے کہ اس کی خبر اوس زمانہ میں دی گئی تھی۔ جب جماعت کے مخلصین کو قوت کی ظاہری حالت دیکھ کر بے چینی ہو رہی تھی۔ اور انسانی آنکھ و قیاس ہرگز یہ گمان نہ کر سکتے تھے کہ نور الدین کی زندگی کا آفتاب غروب ہونے سے رک جائیگا بڑھاپا۔ گھوڑے سے گرنا دیر تک بیمار ہو کر سخت لاغر ہو جانا سخت مایوسی پیدا کر رہے تھے۔ اوس وقت حضور نے فرمایا۔ کہ میں نے دیکھا ہے کہ میری جیب میں کسی نے ایک روپیہ ڈالدیا اسکی تفہیم یہ ہے کہ ایک لڑکا ہو گا۔ عجیب بات ہو کہ بظاہر مجھے زیست کی اُمید نہیں اور اس وقت قوائے رجولیت بھی موجود نہیں اس خواب کے گواہ ماسٹر محمد دین چودہری غلام محمد اور ماسٹر عبد الرحیم وغیرہ ہیں پس یہ نشان الٰہی جس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اور تمام جماعت قابل مبارکباد ہیں +

رایٹر کے تار سے بھی جو سول میں چھپا ہے۔ خواجہ صاحب کے تار کی تصدیق ہو گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے مبارکباد دینے والوں کے واسطے درس کے بعد حضرت صاحب نے دعا کی۔ قادیاں محلہ کمہاراں کوچہ سید محمد علی شاہ صاحب میں ایک کچا مکان چھوٹا سا فروخت ہوتا ہے۔ شیخ غلام احمد صاحب واعظ کرتے ہوئے بھیرہ پہنچے۔

افریقہ سے ایک خط

ہمارے دوست ڈاکٹر مفضل کریم صاحب نے افریقہ سے کچھ حالات لکھے ہیں جو کہ ناظرین کی دلچسپی کے واسطے درج اخبار کئے جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم۔

مخدومی و مکرمی برادرم جناب حضرت مولانا صاحب :-

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - میرے مولا۔ میرے ہادی۔ میرے مرشد۔ میرے آقا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیار پاک سے آج مجھ گمنام کو ایک خط آیا۔ وہ خط بھی کسکا۔ آقا کے حواری کا۔ سبحان اللہ یہ گمنامی سبحان تیری آج کام دیگئی۔ نہ گمنام ہوتا نہ تلاش کیا جاتا اور نہ عرض حال کی توفیق پاتا۔ مجھ گم گشتہ کی تلاش کرنے والے محسن۔ میں آپ کے ہر ایک فرمان کا مندرجہ ذیل جواب عرض کرتا ہوں :-

سلسلے میں اس ملک میں اپنی خواہش سے تین سال کیلئے تبدیل شدہ ملازمت پر آیا ہوں ایک سال گذر گیا دو باقی ہیں انشاء اللہ وہ بھی گذر جائینگے۔

سلسلہ حقہ کا فدائی ہوں۔ اپنی ٹوٹی پھوٹی انگریزی سے یورپین اصحاب تک تبلیغ اسلامیہ کا بقیہ اُٹھا نہیں رکھتا ہوں۔ خواہ افسر ہوں خواہ کوئی اور۔ وہ سنیں یا نہ سنیں میں سنانا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ اور خاصکر پادری صاحبان جو کہ اس ملک میں لشکر شیطان کیطرح پھیلے ہوئے ہیں اُن تک تو کچھ حرج اور خرچ کرکے بھی پہونچتا ہوں۔ چنانچہ جب بنوں سے چلا ہوں تو بندہ کو مذہبی دیوانہ سمجھکر ایک صاحب نے طنزاً کہا تھا۔ کہ اب تم افریقہ میں جاکر تبلیغ کرنا۔ اس نے تو تمسخر کیا تھا۔ لیکن میرے لئے یہ بات ترقی ایمان کا باعث تھی۔

ملامت سہ بازار عشق است * ملامت صیقل زنگار عشق است

دنیا کی مصیبتوں نے درگاہ مولا تک حاضر ہونے کی فرصت نہ دی۔ ورنہ ارادہ مستقیم تھا۔ کہ یہاں آنیسے پہلے ضرور در اقدس تک ہو آتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ بتوفیق ایزدی۔ دو برس گذرنے کے بعد ضرور حاضر ہونگا۔ اور آپ کی دعاؤں سے یہ دو سال جلد ہی گذر جاوینگے۔ جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب و میر محمد حسین صاحب اس خاکسار کو جانتے ہیں پیغام مسیح پہونچانیکے بارے میں جیسا کہ اوپر عرض کرچکا ہوں ایک سعید روح نے اس کو قبول بھی کیا ہے۔ انکا نام نامی ڈاکٹر عبدالکریم احمدی ہے۔ انکی بیعت کا خط پچھلی ڈاک میں خدمت اقدس حضرت خلیفۃ المسیح پہونچا چکا ہوں۔ اور انکا اخبارات کا چندہ وغیرہ بھی ارسال خدمت ہے۔ بہر صورت اسی ہفتہ خاکسار کے ایک خط اپنی اخباروں وغیرہ کیلئے اور ڈاکٹر صاحب ممدوح کیلئے آپکی خدمت میں لکھا تھا۔ کہ اتنے میں آپکا سرفراز نامہ بھی آگیا۔

بعد از ہزار حرماں دانی چہ ذوق دارد
ابرے کہ در بیاباں بر تشنۂ ببارد۔

حضرت خواجہ صاحب جو کچھ کہ ولایت میں کر رہے ہیں۔ اس کا اجر صرف درگاہ رب العزت سے ہی مترتب ہو سکتا ہے۔ بندہ نے آپکے بدر کے کالموں میں اور ان کے اپنے پرچہ میں مدد کا حکم پاکر علاوہ غریبانہ مالی مدد کے بھی عرض کر بھیجا ہے کہ اگر ایسے حالات ہوں کہ اپنے گذارہ پر ولایت میں بسر کرسکوں تو حاضر ہونا سعادتمندی سمجھوں گا۔ منتظر ہوں کہ کیا حکم صادر فرماتے ہیں۔

اس ملک کے حالات :- باشندے وحشی۔ تن کی عریانی ان کے تمدن کی حد ہے۔ شراب نوشی اور شراب سازی میں یورپ کے بھی کان کاٹے ہیں۔ جس چیز کو پاتے ہیں۔ اس کا خمیر اٹھاکر شراب بنا لیتے ہیں اور یہ دن رات کی خوراک ہے۔ دجال نے بھی مسیح ناصری کی آڑ میں جابجا ہر پانچ سات میل کے اندر اندر مشن بنا رکھے ہیں یہ فرقہ ہر ایک ملک سے۔ امریکہ۔ انگلینڈ۔ بلجیم۔ اٹلی۔ جرمنی۔ فرانس۔ آسٹریا سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ۔ غرضکہ ہر جگہ سے مشنری گروہ بنکر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ شراب و زناکاری کی تو فریقین میں ہی کوئی کسر نہیں۔ البتہ خوک خوری ہی سے کہ یہ وحشی متنفر ہیں۔ دجال کے سایہ میں آکر وہ بھی اسکے جاتے ہیں۔ لہٰذا خبیث باطن ہوکر یورپ کی تہذیب کا مکمل نمونہ بنجاتے ہیں۔ اہل یورپ مختلف ممالک سے یہاں آکر آباد ہو رہے ہیں۔ یہ مزدوری پیشہ وحشی جن کو کہ مختلف طور سے تنگ کرکے مزدوری کرنے پر مجبور کیا گیا ہے بہت کم مزدوری پر یورپین لوگوں کے ہاں مزدوری کرتے ہیں۔ ساؤتھ افریقہ سے بھی اکثر نوآباد گار آرہے ہیں اور اُن کے آنے سے یہ برکت مزید براں ہوئی ہے کہ بیچارے ہندوستانیوں سے نفرت کی سبیل عمدہ طور سے کشادہ ہوگئی ہے۔ یہانتک کہ ان وحشیوں کو بھی ہندوستانیوں سے ہی بدسلوکی کا سبق سکھایا جاتا ہے۔ اور یہ وبال ہندوستانیوں پر مسیح وقت کی نافرمانبرداری سے ہے کہ اُن پر خدا کی زمین تنگ ہو رہی ہے اور گرگ صفت عیسائی بھیڑیوں بھی اپنے کئے کی سزا پائینگے جبکہ مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئی پوری ہوگی۔ کہ "عیسائی دنیا میں ایک ایسی وبا آئیگی جو ان کو لپیٹ جائیگی۔ وغیرہ وغیرہ"۔ یہ وحشی جب ننگے نکلتے ہیں تو مہذب یورپین عورتیں اور مرد [illegible] طور پر مسرور ہوتے ہیں۔ اور تصویریں اتارتے ہیں۔ ثبوت کے لئے ایک تصویر بھی ارسال خدمت ہے۔

اس ملک میں وعظ کی تجویز سکنا ہی تو بندہ مطابق ہے اور نہ مخالف۔ خاص طور پر مطابق اس واسطے نہیں ہے کہ لوگ یہاں عام طور پر جاہل ہیں۔ اور محکوم ہونیکی وجہ سے دل مردہ ہیں۔ زنجبار کا حال خاص بھی معلوم نہیں کہ وہاں کیا کیفیت ہے لہٰذا یورپ اور امریکہ کے وفد کا خاص طور پر خواہاں و مداح ہوں۔ لیکن مخالف اس واسطے نہیں ہوں کہ احکم الحاکمین نہیں معلوم کس بات میں راضی ہے عبس و تولیٰ یاد کیا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ امر محض حضور کے فرمان پر مبنی ہے۔ بھائی نادر خانصاحب امید ہے کہ صدر بیت المسیح میں حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور اس امر کے لئے حاضر ہوئے ہونگے۔

یہاں جو انگریز اس ملک میں بھی ہیں وہ لوگ اکثر صاف باطن ہیں اور اسلام کے نزدیک۔ چنانچہ ایک صاحب نے حضرت رسول کریم کی سوانحعمری انگریزی میں مانگی ہے۔ یہاں پر ملنا محال ہے۔

پورا پتہ لکھیں

احباب کو چاہیئے۔ کہ خط و کتابت کے وقت اپنے ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کریں۔ اور نمبر بھی لکھا کریں۔ بعض احباب صرف نمبر لکھ دیتے ہیں وہ بھی ناکافی ہے کیونکہ پھر چٹوں میں سے تلاش کرنا پڑتا ہے۔ اور بعض صرف نام لکھ دیتے ہیں وہ بھی ناکافی ہے۔ کیونکہ پھر کلیدوں کی امداد سے نمبر تلاش کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح وقت بہت ضایع ہوتا ہے اور خطوں کی تعمیل میں التواء ہو جاتا ہے۔

فصل الخطاب

:- اگرچہ کئی ایک اخباروں میں یہ عاجز شایع کرچکا ہے کہ ۲۰۰ سو درخواست آنے پر اس کے چھاپنے کا انتظام کر دیا جائیگا۔ لیکن اب چونکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح للہدی نے محض خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے قیمتی وقت سے کچھ حصہ اسکی تصحیح و ترمیم میں خرچ کرنا شروع کر دیا ہے اور ملکہ کچھ حصہ کتاب حضور نے تصحیح فرماکر اس عاجز کو دیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ کتاب بہت اصلاح طلب ہے غرضکہ ایک سو درخواست بہنے پر میں حضرت کی خدمت میں بمشورہ اور دعا کی خاطر حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا دو سو درخواست پر کام شروع کردو۔ اور پھر آپنے مکرر فرمایا ہماری [illegible] پھر لکھو کہ دو سو درخواست آجانے پر نمبر شروع کیا جاویگا۔ چنانچہ احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ دو سو کی تعداد پوری ہونے کیلئے جلد اپنے اسماء سے اطلاع دیں [illegible] شروع ہو۔ درخواستیں بنام (؟) [illegible] احمدی [illegible] کتب قادیان شریف [illegible] ہوں۔

خواجہ صاحب کا خط از مسجد فضل!

نمبر (۱)

آج پورا ایک سال ہوا جب میں نے اس سرزمین میں قدم رکھا یعنی ۲۴ ستمبر ۱۹۱۲ء کی سہ پہر کو میں انگلستان میں آیا تھا۔ اور اس عرصہ میں جس قدر خدا تعالیٰ نے فضل کئے وہ فضل مخصوص ہو کر مصداق ہیں۔ ہمارے میاں صاحب نے اگر اخبار کا نام فضل رکھا ہے۔ تو میں نے اس مسجد کا نام فضل تجویز کیا ہے۔ یہ محض بوجہ بیت رحمان اور خاص فضل کا عطیہ ہے۔ عکس تصویر مسجد کی پیشانی کی پیشانی کی ہے۔ بانی مسجد نے خدا اس پر رحم کرے اس مسجد کو جس قدر بنایا نہایت ہی خوبصورت بنایا۔ اس کے سامنے آپ ایک سفید سا راستہ باہر کو دیکھتے ہیں یہاں ایک حوض ہے جو بالکل بیکار اور نہ اس میں کوئی پانی کا راستہ۔ کیا فضل رحمان ہے کہ میرے وارد انگلستان سے ایک ماہ پہلے جہانگیر آباد (لکھنؤ) کے راجہ سر تصدق رسول کے بھیجے یہاں آئے اور انکی طرف سے پچاس پونڈ مسجد کے حوض کے متعلق دیئے گئے۔ وہ رقم بھی بے مصرف پڑی تھی۔ لیکن خدا نے خدام حضور کے لئے یہ انتظام کر رکھا تھا۔ وہ تھوڑی سی کوشش کے بعد پچاس پونڈ مجھے مل گئے ہیں۔ اور ایک خوبصورت فوارہ تیار کیا جا رہا ہے اور پانی کا پورا انتظام ہو گیا ہے۔ یہ مسجد آئے دن یوروپین زائرین کو یہاں لے آتی ہے۔ اور جب سے لوگوں کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ مسلمان مسجد کو دیکھنے سے کسی کو روکتے نہیں۔ ہفتہ میں ایک دو تین عورت آ رہتے ہیں۔ ہم انہیں موقعہ بموقعہ تبلیغ کرتے ہیں اور کوئی لیکچر یا اسلامک ریویو کی کاپی دیدیتے ہیں۔ جاتی دفعہ وہ بلال لنڈن کی خدمت بھی کر جاتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ تین ہفتہ میں شیخ نور احمد صاحب کو دس شلنگ اس طرح وصول ہوئے ہیں جو انہوں نے مسجد فنڈ میں اضافہ کر دیئے ہیں۔

میں نے کسی گذشتہ خط میں کہا تھا کہ مجھے عید کی نماز کے بعد نواب بہاولپور کی طرف سے دس پونڈ ملے تھے۔ وہ میں نے ظاہر کیا تھا کہ میں اپنی ذات پر مسجد کی ضرورت کو ترجیح دیتا ہوں۔ اور ارادہ تھا کہ اسے برقی روشنی پر خرچ کروں۔ لیکن تخمینہ کیا تو اس پر چالیس پونڈ خرچ ہوتے تھے۔ حیران تھا کہ کیا کروں۔ اتنے میں مزید خط وکتابت کا نتیجہ یہ ہوا کہ نواب صاحب کی روز ولادت کی یاد میں آج اطلاع ابھی آئی ہے کہ پچیس پونڈ وہ مسجد کی برقی روشنی کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں جو ۳۰ ستمبر کو مجھے ملجاویں گے سبحان اللہ کیا خدا کا فضل ہے کہ ستمبر کے مہینہ میں خدا تعالیٰ نے پورے [illegible] جس میں سے ۵ پونڈ مسجد کے فرش کے لئے آئے تھے۔ مشکل یہ ہے کہ ملک ظاہر پرست اور خوبصورتی کا دلدادہ ہے پھر خدا کا گھر کیوں اینٹ ضروری سے عاری ہو۔ لارڈ موصوف کے متعلق خوشی ہی خوشی ہے۔ متواتر خط وکتابت ہو رہی ہے حضرت صاحب کا لیکچر دہرم مہوتسو اس نے مطالعہ کیا حیران ہو گیا فوراً مجھے خط لکھا کہ یہ کتاب تو اس قدر ارفع اور اعلیٰ ضابطہ انسانیت پیش کرتی ہے کہ میں تو اپنے اندر مسلمان رہنے کی اہلیت نہیں دیکھتا۔ سبحان اللہ کیا فطرت اور فہم ہے۔ ایک ہم مسلمان ہیں کہ ہم کو احساس تک نہیں اگرچہ روز قرآن زیر نظر ہے۔ میں نے بجواب لارڈ موصوف کو لکھا کہ یہ اس کا لکھنا ہی سعادت کی نشانی ہے۔ میں نے اُسے کہا کہ اس نے اس کتاب میں نفس کی تین حالتیں پڑھی ہیں۔ ایک نفس امارہ۔ دوسرا نفس لوامہ اور تیسرا مطمئنہ۔ حالت امارگی خطرناک ہے۔ مبارک وہ ہے جس میں لوامیت پیدا ہو جاوے۔

"مسجد فضل" واقعہ ووکنگ جہاں خواجہ صاحب رہتے ہیں

اس کا یہ احساس کہ اس میں اس قدر ارفع زندگی کی اہلیت نہیں یہی تو لوامیت ہے اور یہ بہت ہی مبارک ہے۔ اگر وہ یہ کہتا کہ یہ سب بیہودہ اور فرضی ہے تو وہ اماریت تھی سو وہ خدا کا شکر کرے۔ لارڈ موصوف اس سے نہایت خوش ہوا۔ اور اس کا شکریہ نامہ آیا کہ میری چٹھی نہ صرف باعث تسلی ہوئی۔ بلکہ اس میں حوصلہ افزائی قابل شکریہ ہے۔ لارڈ موصوف کو ایک وہم ہوا ہے خدا اس سے نکالے۔ وہ لکھتا ہے کہ اس نے اپنے خاندان میں آہستہ آہستہ تبلیغ اسلام شروع کر دی ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ اعلان بیعت کرے اپنے ساتھ اور بھی لاوے۔ افسوس یہ ایک دھوکہ نفس ہے لیکن کیا کروں ابھی وقت نہیں اور نہ مقابلہ میری اور اس کی حیثیت اجازت دیتی ہے۔ کہ کہوں کہ یہ دھوکہ نفس ہے بہرحال اس نے اپنی دو بہنوں کو آہستہ اور بالحکمت سے مخاطب کیا ہے۔ ان کا جو جواب آیا ہے وہ میرے پاس اس نے بھیج دیا ہے۔ وہ دونوں سخت متعصب اور مسیح کی پرستار ہیں لیکن میری تصنیف پڑھنے کی انہوں نے آمادگی ظاہر کی ہے۔ ایک نے تو یہ لکھا ہے کہ جو کچھ مصنف نے یعنے عیسائیت کی متعلق۔ بہ تعلق نسوان لکھا ہے وہ پولوس کی بیہودگی ہے اس پر لارڈ موصوف نے کہا کہ پھر کونسا حصہ پالوس کی تحریر کا مبنی بر بیہودگی ہوگا اور کونسا الہامی۔

یہ ایک نہایت ہی مبارک آثار ہے کہ اسلامک ریویو کے پڑھنے والے اب یہ خیال ظاہر کرنے لگ گئے ہیں کہ پولوس ہر امر میں قابل سند نہیں خدا کرے یہ عام عقیدہ ہو جاوے پولوس جب عیسائی عقاید میں بطور سند نہ مانا گیا تو موجودہ عیسائیت کا خاتمہ ہے۔ عنقریب لارڈ موصوف کو ملنے جاؤنگا۔ اس کے خطوط تقاضے متواتر آ رہے ہیں۔ مشکل یہ بڑی ہے کہ ابھی کام کا بوجھ ہلکا نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ کچھ تو کام بڑھ گیا ہے اور کچھ چوہدری فتح محمد صاحب جون سے آئے ہیں کم و بیش

بیمار رہے۔ اب درد جسم تکلیف دہ ہے۔ پہلے ماہ میں تو کام اُن کے ذریعہ ہلکا ہوا۔ لیکن چوہدری صاحب کی آنکھ پر اس کا بڑا اثر ہوا آنکھ کا معاملہ اس لئے میں نے انہیں کام سے روک دیا اور دو ہفتہ آرام دیا۔ اب اس ہفتہ گذشتہ میں کچھ کام کیا۔ دو تین دن کے بعد پھر تکلیف شروع ہوگئی۔ پھر اب ارادہ ہے کہ ایک ماہ تک چوہدری صاحب کو کام کی طرف نہ آنے دیا جاوے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے کچھ میری ہی شامت اعمال ہے یا امتحان ہے مجھے ایک دن جناب باری سے (مسٹرین مزدور) کا خطاب ملا تھا۔ مزدور تو میں ہوں۔ لیکن شکر ہے خدا کا مزدور ہوں۔ اور اس کی جناب سے دیانت کا سرٹیفکیٹ دیا ہے۔ خیال تھا کہ عزیز شیخ محمد کے آنے پر یہ محنت و مزدوری کم ہوگی لیکن شاید ابھی وقت نہیں آیا کہ کمر سیدھی ہو۔ ہاں ایک عجیب فضل دیکھتا ہوں۔ کام آگے سے بھی زیادہ کرتا ہوں اور مشکل۔ لیکن اس قدر تھکتا نہیں۔ شاید عزیزوں کے ارد گرد ہونے سے ایک قوت اور حوصلہ ہوگیا ہے۔ بہرحال فضل ربی ہے۔ حضور دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ قوم کے ان فرستادوں کو مفید ثابت کردے آمین۔ اب ایک اور سلسلہ شروع ہوگیا ہے پیرس کی کانگریس اتفاقی فاتح ابواب ہوئی۔ یورپ کے فضلاء نے اس رسالہ کو دیکھا۔ ان کے خطوط شروع ہوگئے۔ حیرت اور استعجاب۔ ان کے خطوط سے نظر آتا ہے وہ حیران ہیں کہ اسلام میں اس قدر خوبیاں ہیں۔ کہ یہ اسلام ہے ہے یا کوئی مذہب۔ مجھ سے دریافت اب ہوتا ہے۔ کہ میں اسلامی خیالات کے کس سکول سے تعلق رکھتا ہوں۔ مطلب انکا یہ ہے کہ میں کسی خاص سکول کا پیرو ہوں سوالا جو اصل اسلام ہے وہ ان بیوقوفوں کا مجموعہ ہے جو انہوں نے سمجھ کر کہا ہے۔ میرا جواب یہ ہے کہ جو اسلام انہوں نے سمجھ کر کہا ہے وہ اسلام نہیں اور جو اسلام کے متعلق میں کہتا ہوں وہ اہل اسلام کا عقیدہ ہے اور کل اہل اسلام کا بربنا قرآن یہی مذہب ہے۔ پھر جو میں کہتا ہوں اس کی آیات قرآن ہیں۔ جنکا ترجمہ میں لفظی کرتا ہوں۔ بہرحال یہ خط و کتابت میرے نزدیک رسالہ سے زیادہ مفید ثابت ہوگی۔ لیکن خدا کرے ہمارے یہ ایام نتائج اور کار کے لحاظ سے مراجی کیفیت کے ہو جاویں۔ تو کام چلتا ہے۔ دوسرا سلسلہ لیکچروں کا ہے۔ جو شروع ہے اور کئی طرف سے خطوط آرہے ہیں۔ سردست تین لیکچر فاکسٹن کے منظور کئے ہیں۔ وہ اس لئے کہ وہاں تخم ریزی ہو چکی ہے۔ آبیاری کی ضرورت ہے۔ گلاسگو۔ اڈنبرا اور لنڈن کے متعلق کیا عرض کروں۔ ٹال دیتا ہوں۔

جرمنی کے متعلق عرض شاید کیا تھا یا نہیں کہ ایک میرا دلدادہ و شیدا ہے۔ ایک دولتمند گھر کا۔ نوجوان میری عمر کا اور میرے قد کا ہے اس کے ایک خط کا اقتباس پیغام صلح میں غالباً ملاحظہ اقدس ہوا ہوگا۔ وہ بھی بلاتا ہے۔ ادھر مشکل یہ ہے کہ یہاں کوئی پختہ مغز مجھ کو آٹھ دس پہر چاہیئے جو خط و کتابت کا جواب دے۔ بعض خطوط کا جواب کسی قدر اشکال پیدا کر دیتا ہے۔ مثلاً ہاٹس یونیورسٹی کے پروفیسر کا ایک خط آیا۔ اس میں جہاں الحق اسلامک ریویو میں اسلامی تعلیم پڑھکر حیرت ظاہر کی وہاں بعض حملے کئے۔ بربنا حالات۔ اس میں مراکو طیولس۔ ٹرکی۔ اس کا جواب اب مطالعہ چاہتا ہے جواب تو شافی خدا تعالیٰ نے میرے سر میں ڈالدیا ہے خط و کتابت ابتدائی پیغام صلح میں۔ میں نے آج بغرض انطباع بھیجدی ہے۔ ملاحظہ سے گذرے گی۔ لیکن آخری جواب جو ہے اس کے ثبوت میں سب کتب تاریخ دیکھنی ہونگی۔ خدا کی شان ہے۔ میں تو اب حیران ہو گیا ہوں۔ کہ یہ پروفیسر اس شان کے اور میرے چند فقروں سے مرعوب ہو جاتے ہیں۔ مثلاً اس پروفیسر اٹلی نے لکھا کہ اسلامی فتوحات نے شمالی افریقہ میں تباہی پیدا کی اور ترک دشمنان اسلام ہیں۔ میں نے صرف جواب میں یہ لکھا کہ میں عنقریب اس کی تحریر کا جواب رسالہ میں دونگا۔ اور اس کا یہ فقرہ غلط ہے۔ فوراً اس کا جواب آیا کہ اسلامی فتوحات سے میری مراد ترکی فتوحات ہیں۔ اور اندلس وغیرہ میں مسلمان باعث تھے۔ لیکن اندلس کے نکلنے پر ان کو کیا ہو گیا۔ اب قابل ملاحظہ ہے کہ صرف ایک لفظی اصلاح سے اس پروفیسر نے اپنی چال بدل لی۔ ڈاکٹر مرتضے (جو پہلے ہی اسلام کا ایک حد تک حامی ہے۔ اس پر رسالہ کا بہت نیک اثر ہوا۔ صرف اس کے تین خطوں میں جو اس نے خطاب بھیجے کیا آپ اس سے اندازہ فرمالیں۔ اول خط پیارے جناب۔ دوسرا خط پیارے رفیق کا رلفظ انگریزی میں ہے۔ کلیگ وہ ہوتے ہیں جو ایک ہی کام مل کر کرتے ہیں۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ میں اور وہ اسلام کی شوکت قایم کرنے میں ہم کار ہیں۔ اب تیسرا خط رسالہ پڑھنے کے بعد آیا۔ اور اس نے یہ خطاب لکھا ہے (میرے پیارے اخی فی المذہب اسلام۔ یہ شخص ایک مسلم کالمیت کا پروفیسر السنہ شرقیہ ہے) یونیورسٹی میں ہے۔ اور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خاص اوس کتبا ہی ایک نہایت ہی خوش خبری کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ جس کی تفصیلی [illegible] کس خاص قرد یا افراد کے مسلمان ہونے کے متعلق نہیں بلکہ ایک ایسا موقعہ ملنے والا ہے کہ کل دنیا میں جاکر اسلام خوبصورتی پیش کرنے کے سامان پیدا ہو جاویں۔ لیظہرہ علی الدین کلہ کی صورت نکلنے والی نظر آرہی ہے۔

ڈاکٹر ونڈٹ بائی کانگریس پیرس کا کل خط امریکہ سے آیا ہے اس نے اگست اسلامک ریویو دیکھا وہ لکھتا ہے کہ میں ہر طرح امداد کے لئے تیار ہوں۔ اس نے ایک فقرہ یہ لکھا ہے کہ صرف بہت تھوڑی باتیں ہیں۔ جن میں مجھے اسلامک ریویو کی تحریر سے کسی قدر اختلاف ہے۔ ورنہ اسلامک ریویو میرے دل کا آئینہ ہے۔ الحمد للہ۔ عنقریب یہ اختلاف بھی دور ہو جائے گا۔ وہ اس سمجھ نہیں کہ اسلامک ریویو قرآن کا آئینہ ہے۔ کیونکہ ہر جگہ آیات قرآن کا لفظی ترجمہ ہوتا ہے۔ ریویو راستباز ہے اور قرآن فطرت انسانی کا آئینہ ہے۔ اور وہ ان امور میں انسان سلیم المزاج ہے پھر اسلامک ریویو کیوں اسکے دل کا آئینہ نہ ہو۔ بلکہ یہ تو ہر ایک سلیم المزاج کا آئینہ ہے۔

الحمد للہ ان تو دس ماہ نے مجھے یقین دلا دیا۔ کہ اُدْعُ اِلیٰ سبیل ربک بالحکمۃ سچا فلسفہ ہے۔ مارچ اپریل۔ مئی۔ جون کے رسالوں نے یہاں شور ڈال دیا چاروں طرف سے خطوط آئے۔ کہ تمہاری تحریر سے یہاں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ یہ بہت سخت ہے۔ تم ہم کو گول مول الفاظ میں کافر۔ بے ایمان۔ مشرک کہتے ہو۔ اور ضال مضل ہمارے دلوں کو چیرتے ہو اور اگرچہ ان تحریروں نے اس رنگ میں فایدہ کیا کہ پادری حلقہ میں شور ڈال دیا کہ ایک شخص کلوخ انداز یا داش سنگ است پر عمل کر رہا ہے۔ بہرحال میں نے جب وہ طرز عمل اختیار کیا جو حضور کی تعلیم کے مطابق ہندوستان میں ہندوؤں کے مقابل تھا۔ تو اب احسنت مرحبا کے آواز آرہے ہیں۔ اور جس سپرٹ میں رسالہ نکلتا ہے اس کی عزت کی جاتی ہے۔ حالانکہ رسالہ کا کوئی حصہ نہیں جس میں کفار کی تثلیث پرستی۔ فلسفہ باطلہ کو صاف اور کھلے الفاظ میں توڑا نہیں جاتا۔ خدا نے سچ فرمایا ہے اُدْعُ اِلیٰ سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ۔

ہاں آخر میں ایک ضرورت کا بھی اظہار ہے۔ یہاں برابر اس سلسلہ کے خطوط آرہے ہیں کہ وہ یہاں آنا چاہتے ہیں۔ اور خدمت اسلام کے لئے تیار ہیں۔ خدا کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ یہ احساس ہے۔ لیکن اخراجات کی مشکلات ہیں۔ یہاں یہ قوم خطرناک وطن پرست اور قوم پرست ہے کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ مزدوری بھی میسر کسی کو نہیں آسکتی۔ اس لئے جب تک زادراہ اور زاد رہائش کا انتظام نہ ہو۔ یہاں کوئی صاحب آنیکا ارادہ نہ فرماویں۔ ہمارے ذرائع آمدنی بمشکل ہم تینوں کے یہاں

مشکل ہیں۔ ہاں ایک اور دقت ہے۔ بعض حالات ہیں جن کی تفصیل کی ضرورت نہیں جنکے ماتحت ضروری ہے کہ ہمارا اپنا کوئی باورچی ہو اور مسلمان ہو۔ اور ہندوستان کا ہو۔ یہ ضرورت لنڈن میں نہ تھی۔ جس قدر یہاں آکر محسوس ہوئی ہے۔ میں نے تو چاہا کہ جہاں ایڈیٹری سے لیکر خود قلیوں کی طرح بلندے اٹھاکر جاتا رہا ہوں۔ وہاں باورچی بھی بنجاؤں۔ چنانچہ یہاں آکر پہلے ہفتہ عشرہ میں ہم مل جل کر باورچی کا کام بھی کرتے رہے ہیں لیکن پھر دوسرے کاموں میں سخت ہرج ہوتا ہے۔ یہ دو لنگ بد قسمتی سے فرقہ بپٹسٹ کی بستی ہے۔ جن کو اسلام سے خاص عناد ہے، نہ معلوم کیا مصلحت ربی ہے کہ خدا نے ہمارا مقام یہاں پسند کیا۔ شاید قادیان کا انار کلی بٹالہ کے قریب میں ہونا اس کو حل کرسکے۔ بہرحال خوم احتیاطاً اس امر کی مقتضی ہے کہ ہمارا اپنا باورچی ہو۔ موجودہ کو ہمیں ہفتہ کا نوٹس دیدیا ہے۔ اگر کوئی وہاں سے اپنے خرچ پر آسکے تو یہاں اُسے بیس۲۰ روپیہ ماہوار اور روٹی مل سکتی ہے۔ اور اگر یہ کام خدا کی خدمت ہے تو پھر اجر جزیل کا بھی وہ مستحق ہے۔ (کمال الدین)

خواجہ کمال الدین صاحب کا

دوسرا خط

میں نے کسی پہلے خط میں عرض کیا تھا کہ میں عنقریب ایک دو اپیل بھیجنے والا ہوں۔

مشکل یہ ہے کہ سال کا خاتمہ ہے اور جنوری کو دوسرا سال شروع ہوگا۔ اور در اصل کام اب شروع ہوا ہے۔ اب مغربی علمی دنیا کی توجہ اس طرف ہوئی ہے۔ اور اس سرد مزاج اور لاپرواہ قوم میں اب احساس ہوا ہے۔ کہ اسلام بھی کوئی مذہب توجہ کے قابل ہے۔ بہت خفیف سی جنبش ہونے لگی ہے۔ بڑا خوشی کا مقام در اصل اور ہے۔ اس وقت مراکو، سیلون اور سنگاپور میں قریب قریب بذریعہ خط و کتابت یہ امر فیصل ہوگیا ہے۔ کہ اسلامک ریویو کا ماہوار ترجمہ ان ممالک کی اپنی اپنی زبان میں شایع ہو۔ سیلون کا سنگھالی اور خرچ۔ مراکو والے کہتے ہیں کہ وہ عربی یا فرانسیسی دونوں میں ایک زبان میں شایع کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے ابھی جواب نہیں لکھا۔ خیال کرتا ہوں کہ فرانسیسی میں ہو تو بہتر ہے کیونکہ یہ زبان الجیریا، تیونس اور مراکش میں بولی جاتی ہے۔ اور کل یورپ کی قریب قریب یہی زبان ہے۔ عربی رسالہ کا انتظام لنڈن سے ہو تو بہتر ہے کیونکہ عرب شام۔ مصر۔ اور سواحل کی یہی زبان ہے وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ جیسے منشاء پاک خداوندی ہوگی وہ پورا ہوگا۔ بہرحال ان تین ممالک کا معاملہ قریب قریب طے شدہ ہے۔

جاپان سے بالواسطہ خط و کتابت جاری ہے کہ وہاں بھی یہ رسالہ نکلے۔

خدا تعالیٰ نے خود بخود یہ تحریک وہاں قلوب میں ڈالدی ہے۔ یہ لوگ مجھ سے اجازت مانگتے تھے۔ میں نے دیدی ہے ہاں خیال یہ آتا ہے کہ جب نئے سال سے یہ رسالہ گویا چار زبانوں میں نکلکر بہت سے مشرقی حصہ کو زیر اثر اسلام لادیگا ایسی صورت میں خدا نہ کرے کہ مالی مشکلات اسکی روک کا موجب ہوں۔ انتظام تو خالق الاسباب کے ہاتھ میں ہے۔ بطور ہتیہ اسباب میں نے ایک چھٹی شایع کی ہے جو یہاں سے ٹائپ میں چھپوائی ہے۔ اس میں ترجمہ قرآن کے انطباع کے متعلق میں نے کل اہل اسلام سے استمداد کی ہے۔

لارڈ موصوف کا خط ابھی ملا ہے۔ جو اس نے میری مختصر سی تفسیر سورۃ فاتحہ کو پڑھکر لکھا ہے۔ یہ تفسیر میں نے ڈاکٹر اڈورڈ کارپنٹر۔ ڈی۔ ڈی۔ پرنسپل مانچسٹر کالج آکسفورڈ کی استدعا پر لکھی ہے جو اسلامک ریویو ماہ اکتوبر میں چھپ گئی ہے۔ لارڈ موصوف نے خط لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مسیح کی دعا کو اس دعا سے کوئی نسبت نہیں۔ اور اس سے بہتر انسان کے پاس کوئی الفاظ اپنے مطالب اور الٰہی فیض کو جذب کرنے کے لئے ماسوا

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ

کے نہیں ہوسکتے۔

سویڈن کی لڑکی۔ مس ہنگ۔ اس کی چٹھی ابھی آئی ہے۔ حیرت ہے!!۔ اب میں کیا لکھوں؟ اس کو سخت خلجان طبع پیدا ہوگیا ہے۔ بیسوں سوال لکھتی ہے حرکات مذبوحی محبت مذہب مادری ایک طرف۔ میلان طبع اس طرف۔ اس نے صاف لکھدیا کہ اگر آئندہ آنیوالی زندگی میں مسلم کے ساتھ اکٹھے رہ سکتے ہوں تو اُس کا مجھے یقین ہوجاوے۔ تو پھر میں یہاں ہی اکٹھے رہ سکتی ہوں۔ اس نے صاف لکھدیا ہے کہ تمہاری تحریروں نے میرے اطمینان قلب (متعلق عیسویت) کو ضایع کردیا ہے اور شکار خلجان ہوچکی ہوں۔ خدا تعالیٰ فضل کرے ... ہے لیکن اس وقت نفس لوامہ کی ابتدائے منازل میں ہے دعا۔ دعا۔ دعا۔ دعا۔ دعا۔ دعا۔ دعا۔ دعا۔ دعا۔ دعا۔

چوہدری فتح محمد صاحب فرماتے ہیں۔ کہ انکو کچھ آرام ہے لیکن میرا ارادہ نہیں کہ وہ کام شروع کریں۔ آج لنڈن سے کوئی پندرہ بیس دوست بغرض کار۔ آنے والے ہیں۔ (خواجہ کمال الدین)

خواجہ کمال الدین صاحب کا

تیسرا خط

حضرت قبلہ پیر جوان ہمت میر صاحب سلمہ۔

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ آپ کی ہمت میں برکت ڈالے۔ اور آپ کا نمونہ دوسروں کے لئے مفید ثابت ہو۔ واقعی ضرورت ہے۔ کہ قرآن کا اردو ترجمہ حضرت اقدس کی زندگی میں شایع ہوجاوے اور ہمارے اہتمام سے شایع ہو لیکن یہ بھی ضروری ہے۔ کہ انگریزی ترجمہ بھی شایع ہو۔ در اصل اردو ترجمہ انگریزی کے ساتھ ہی ہوجاویگا۔ اور یہ دونوں کام یکساں مولانا محمد علی کرسکتے ہیں یہ جماعت پر اور آپ پر روشن ہے۔ کہ اس انگریزی ترجمہ کے لئے قوم کا بہت سا قیمتی وقت اور روپیہ خرچ ہوچکا ہے۔ اور اب قریباً تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ اور یہ نہایت ہی افسوسناک امر ہوگا۔ کہ اب چھپوائی کے لئے یہ کل کام کھٹائی میں پڑا ہے۔

میں ہی جانتا ہوں کہ انگریزی ترجمہ اور اردو ترجمہ اس وقت کسقدر ضروری ہے۔ مجھے ہر ماہ رسالہ میں بہت سی آیات کی تشریح اور ترجمہ کرنا پڑتا ہے۔ اور پھر میں دیکھتا ہوں کہ کسقدر مروجہ تراجم انگریزی غلط اور بعض وقت گمراہی کا موجب ہوئے ہیں۔ میں پچھلے کسی خط میں جو حضرت والا کے نام تھا۔ عرض کیا تھا۔ کہ برمیں میں جب میں نے بعض امور متعلقہ اسلام پیش کئے۔ حالانکہ وہ آیات قرآنی کے لفظی ترجمہ پر مبنی تھے۔ لیکن بعض سننے والوں نے یہی کہا کہ ہم نے تو قرآن میں ایسی ارفع تعلیم نہیں پائی۔ اسکی وجہ صرف یہی کہ انگریزی ترجمہ مروجہ درست نہیں۔ واہ تبلیغ اور اشاعت کے سامان ایک طرف اور کلام الٰہی کا صحیح انگریزی ترجمہ کسقدر ضروری کے ساتھ ایک طرف۔

خدا تعالیٰ آپ کی کوشش اور سعی کو بابرکت کرے آپ انگریزی اور اردو دونوں تراجم کے لئے بغرض چندہ گھر سے نکلیں اور ایک ہی فنڈ قایم کریں تقسیم فنڈ کی ضرورت نہیں۔ ہم سب ایک ہی ہیں۔ اور ہم سب کا کام اور غرض ایک ہی ہے۔ آپ یقین رکھیں اللہ تعالیٰ اس کام کو سرسبز کریگا اور یہ گویا ایک اور کام آپکے ہاتھ سے ہورہے گا۔

اردو ترجمہ تو محض ہمارے ہاتھوں ہاتھ بک جاویگا۔ آپ۔

دس ہزار کاپی اردو ترجمہ کی چھاپ ہیں۔ وہ اپنا خرچ بھی نکال لیگا اور انگریزی ترجمہ اس کے ساتھ ہو جاویگا۔ میں نے اگرچہ کل اہل اسلام کو اس نیک کام میں ہمارے ساتھ شریک ہونے کیلئے صدائے عام دی ہے لیکن یہ کام دراصل ہمارا ہے جو غیر ان اسلام سے شریک ہوگا وہ خدا سے اجر یاب ہوگا۔ واللہ ہم نے تو آخر یہ کرنا ہی ہے۔

یہ وہ کام ہے جس سے مسیح الموعود کی روح پر فتوح جنت میں خوشیاں منائیگی۔ جس لارڈ موصوف کی خوشخبری آپ سن چکے ہیں وہ اس دن کا منتظر ہے جب ہمارا انگریزی ترجمہ شدہ قرآن اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ وہ ہر روز کو پڑھتا ہے اور سیل سے بیزار ہے۔ اور ہر ملاقات پر ہمارے ترجمہ کے متعلق دریافت کرتا ہے۔ بہر حال آپ میری اس عرض پر توجہ فرمادیں۔ میرے ذمہ آپ کا حساب ایکساں کا ہے۔ آپ خود ہی حساب لگالیں وہ کس قدر فی ملاقات کے حساب سے ہو سکتا ہے اگر میں لاہور میں ہوتا بہر حال یہ تو آپ کو کاہے کو یاد رہا ہوگا۔ اور نہ میں لاہور میں ہوں اگر آپ یہ کام شروع فرمادیں تو سب سے پہلا میری طرف سے حضور کی خدمت میں نقد ساٹھ روپیہ (۶۰) ہے۔ جو آپ کو اگلے ماہ حضرت شیخ صاحب قبلہ کی معرفت ملجاویگی۔ والسلام۔ ہاں وہ قرآنی جنتری کے عہ روپیہ آپ کے ذمے ہیں۔ وہ دلوا دیئے۔

(خواجہ کمال الدین۔ از مسجد فضل ووکنگ انگلستان ۱۰۔ اکتوبر)

خلاصہ تقریر حضرت صاحبزادہ صاحب در گوجرانوالہ

فرمایا:۔ لیکچر شہرت و ناموری کے لئے۔ اپنے خیالات پھیلانے کے لئے یا ان کی تائید میں ہوتے ہیں۔ لیکن میری نیت صرف یہ ہے کہ ہم کو صراط مستقیم حاصل ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ صرف انسانوں پر فضیلت رکھتے تھے بلکہ تمام انبیاء پر بھی فضیلت رکھتے تھے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا مسئلہ سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ جو کبھی نہیں بدلتا۔ تمام انبیاء نے اسکی تعلیم پھیلائی۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں اس کا جوش اور اس کے لئے تڑپ سب سے بڑھ کر تھی۔ اس وقت تک بھی دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں۔ جو شرک سے اس قدر متنفر اور بیزار ہو۔ جیسا کہ دین اسلام۔ آنحضرت نے ہر موقعہ پر توحید کے واسطے وہ غیرت دکھلائی۔ جسکا نمونہ تاریخ عالم میں نہیں۔ آنحضرت نے نہ صرف اپنی زندگی میں توحید کو قائم کیا بلکہ اپنے بعد کے واسطے بھی دعا کی اے اللہ [illegible] کہ سب قومیں گمراہ ہو کر اپنی نبی اور لیڈر کی پرستش شروع کر دیتی ہے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر بھی اس شرک سے بچی رہی۔ اسی واسطے اللہ تعالے نے آپ کو وہ عزت دی ہے کہ جہاں خدا کی توحید کا کلمہ تھا وہاں ساتھ ہی آنحضرت کی رسالت کا کلمہ بھی اس کا جزو ہوا کیونکہ جسطرح خدا ایک ہے اور اس جیسا نہیں ایسا ہی اب اس جیسا رسول بھی قیامت تک نہیں۔ یہ کلمہ شہادت بھی شرک کو مٹانے والا ہے غیر احمدیوں اور احمدیوں میں کچھ اختلاف ہے۔ مگر ہم کسی نیت پر حملہ نہیں کرتے۔ ہم مانتے ہیں کہ غیر احمدی اپنے عقیدے پر اس واسطے قایم ہے کہ ان کے خیال میں اس طرح آنحضرت کی عزت قایم ہوتی ہے اور یہی نیت ہماری ہے۔ اختلاف یہ ہے کہ آنحضرت کے بعد کوئی آنے والا ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو وہ آگیا ہے یا نہیں؟ اب دیکھنا یہ ہے کہ آنحضرت نے جو پودہ لگایا اس کو پانی دینے والے اور اس کی حفاظت کرنیوالے ہونے چاہئیں یا نہیں؟ یہ حفاظت دو قسم کی ہے ایک قرآن کے الفاظ کی اور دوسرا اس کے معانی کی اور اس پر عملدرآمد کی۔ سو پہلی ہزاروں حافظوں کے سینوں میں موجود ہے۔ اور دوسری حفاظت ان استادوں کے ذریعہ سے ہوئی جو منجانب اللہ ہمیشہ آتے رہے اور ان کا منجانب اللہ آنا اس واسطے ضروری ہے کہ وہ یقین کامل جس سے ہم کسی کتاب کی متابعت کر سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے ذریعہ سے حاصل ہو سکتا ہے۔ جو خود اس کتاب کے ذریعہ سے اس درجہ پر پہونچ چکا ہو کہ خدا سے ہی نشانات سماوی عطا ہوں۔ اب رہا یہ امر کہ وہ آنے والا کن لوگوں میں سے ہو مسلمانوں میں یا یہ غیر مسلمانوں میں سے بلحاظ واقعات تو مسیح ناصری کی وفات ثابت ہے ہم یہ دیکھیں گا کہ آیا مسیح ناصری کے آنے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت ہے یا ہتک؟ کیا اپنی امت کی خرابی کے وقت آنحضرت کی غیرت گوارا کرے گی کہ بجائے اپنی امت کے کسی سپہ سالار کو تعین کرنے کے کسی دوسرے کے آگے ہاتھ پھیلائے کہ وہ باہر سے آکر آپ کی امت کی اصلاح کرے۔ اس امت کی اصلاح کے واسطے باہر سے کسی کو بلانے میں آنحضرت کی حضرت کی ہتک ہے بلکہ خدا کی بھی ہتک ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ پہلے زمانہ کے لوگوں کی اصلاح کے واسطے ایک نیا نبی پیدا کرے۔ اور اس واسطے ایک پہلے نبی کو سنبھال کر رکھنا پڑا تاکہ وقت ضرورت کام آوے۔ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت تشریعی اور غیر تشریعی ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ کہ بعض نبی ایسے تھے۔ جنہوں نے توریت کی شریعت کے مطابق حکم کیا۔ آنے والا ضرورت کے وقت آیا کرتا ہے۔ سو مسلمان خود اپنے گھروں میں اندر اور باہر دیکھیں کہ ... اسلام ہے اسلام قائم رہ گیا ہے۔ جہری طعمی کھانیوالے نماز نہ پڑھنے والے سود کھانے والے۔ حج کو نہ ماننے والے سب مسلمانوں میں پائے جاتے ہیں۔ بلکہ میں نے ایسے مسلمان دیکھے جو خدا تک کے منکر ہیں۔ لیکن مسلمان کہلاتے ہیں سو ضرورت تو ظاہر ہے۔ اب آنیوالے کو دیکھو کہ اس کے آنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ہوئی ہے یا نہیں؟ اگر عزت ہوئی ہے تو اُسے تسلیم کرو۔ اس کے دل میں قرآن شریف اور رسول کریم کی وہ عزت تھی کہ اس کے بالمقابل کسی چیز کی پرواہ نہ تھی۔ فرمایا:۔

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

جو عشق و محبت حضرت مرزا صاحب کے دل میں تھی اسکا نمونہ کسی تاریخ میں نظر نہیں آتا۔ اگر وہ اسلام کا فدائی نہ تھا تو یہ عشق اس کے دل میں کہاں سے آگیا۔ اس کا سا تقوی طہارت محبت قرآنی و محبت رسول کسی اور میں دکھاؤ تو ہم اسی کو مان لیں گے مگر اور تو کوئی نظر نہیں آتا۔ مطابق حدیث اس صدی کے سر کا مجدد۔ اگر یہ نہیں؟ تو دکھا دے کہ وہ کہاں ہے ورنہ نعوذ باللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی غلط ماننی پڑیگی۔

الہامی شہادت

یعنی

ارشاد الٰہی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ــــــــ نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

خاکسار ذرہ بیمقدار اپنے پیارے بھائیوں کی خدمت والا میں عرض پرداز ہے۔ کہ سب صاحبان کو اس بات کا علم ہے کہ میاں عبد اللہ صاحب تیماپوری۔ اور قاضی یار محمد صاحب اور میاں محمد بخش وغیرہ صاحبان سب کے سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کو حضرت مسیح موعود کا منجانب اللہ خلیفہ اور جانشین یقین نہیں کرتے بلکہ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کا خلیفہ اول اور جانشین خیال کرتے ہیں بلکہ بعض تو اپنے آپ بزعم خود مسیح موعود کا بیٹا ثابت کر چکے ہیں۔ اور اپنی اپنی خلافت منوانے پر حتی الوسع کوشش کرتے ہیں۔ ان سب مدعیان خلافت کی نسبت اس پیارے مولا کریم نے اس عاجز کو بذریعہ الہام مطلع فرمایا ہے۔ اور یہ عاجز اپنے مولا کریم سے اطلاع پاکر اس کے ارشاد عالی کی تعمیل کے لئے فرمان الٰہی کو شائع کرتا ہے

فرمایا:- مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ اِنَّهُمْ ... - ۱۷- اکتوبر ۱۹۱۲ء تفہیم یعنی ان مدعیان خلافت (عبد اللہ تیماپوری قاضی یار محمد وغیرہ) کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے خلافت کے انعام کا کوئی وعدہ نہیں دیا یہ سب یونہی اپنے آپ اٹکلیں چلاتے ہیں - اور پھر اس عاجز کی طرف خطاب کرکے فرمایا:- وَاِذَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مِن لَّدُنَّا قَالُوا اِنْ هٰذَا اِلَّا اِفْكُ ن افْتَرَاهُ وَمَا نَحْنُ بِمُكَذِّبِيْنَ ۔ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ "اور جب تجھے ہمارے طرف سے اس بات کا علم پہنچا تو کہتے ہیں کہ یہ تو جھوٹ اس نے خود بنا لیا ہے - ہم حق کے مکذب نہیں ہیں - بلکہ بات یہی ہے (تو اس کے جواب کیلئے فرمایا) کہو اگر تم سچے ہو تو اپنی اپنی سچائی کے خدا تعالیٰ کی طرف سے دلایل لاؤ - کہ یہ افترا ہے - اور پھر اس پیارے مولا کریم نے قاضی یار محمد صاحب کی نسبت فرمایا:- یار محمد آپ کو

(۱) پست ہستی لاف استعلا مزن
وز گلیم خویش بیروں پا مزن

(۲) تو نہ کردی فکر بر خود اے کیا
جائے دوناں نیست شیریں اے کیا

(یعنے) تو ایک زمینی آدمی ہے ... آسمانی ہونیکی لاف نہ مار اور اپنی وسعت سے باہر نہ چل - تیری ہستی ہی کیا ہے - اور تو نے اپنے آپ پر غور نہیں کیا - کہ پست ہمتوں سے سری نہیں ہو سکتی -

(۳) ہست او بحر العلوم اے مرد ماں
چاک کردہ صد گریبان صد جان

(۴) صد ہزاراں ہم چو تو بر آستانش
گر بمیرند روا باشد زجانش

ع۳ اے لوگو وہ (خلیفۃ المسیح) تو الہی حکمتوں کا سمندر ہے جو خدمت اسلام میں اپنی جان کے سینہ کے سینکڑوں گریبان چاک کر چکا ہے "

ع۴ اگر تیرے جیسے لاکھوں اس کے آستانہ پر غلامی میں مر جائیں یعنی خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی قربان کر دیں تو یہ بات اس کے لئے عین شایاں اور مناسب ہے -

(۵) زندہ گرداند ورا از وحی حق
زندہ گر ہستی بگیرش این سبق

(۶) کاش جانت میل عرفاں داشتے
کاش سعیت تخم حق را کاشتے

(۵) خدا تعالے انہیں آن آن میں اپنی وحی سے زندہ کرتا ہے اگر تجھ میں زندگی ہے تو اس سے ابدی زندگی کی دعوی کا سبق حاصل کر "

(۶) کاش تیری جان عرفان الہی کی خواستگار ہوتی اور کاش تیری کوشش صدق کا بیج بوتی "

(۷) زندہ گشتی در دم از نور الدین
حل عقدت سے شدی راہ یقین

(۸) ہم برایانت شدی مہر ثبوت
تا بگرداند ترا حیٌّ لا یموت

ع۷ تو تو دین کے نور یعنی نور الدین (خلیفۃ المسیح) سے ایک ان میں زندہ ہو جاتا - اور تیرے یقین کے راہ کے سب عقدے حل ہو جانے "

ع۸ نیز تیرے ایمان کے اثبات پر خدائی مہر ہو جاتی تا تجھکو وہ ہمیشہ زندہ خدا ابدی زندگی عطا فرماتا "

(۹) زندگی خواہی بیا در باش باش
واز لیا متہا سے دنیا خاش باش

(۱۰) تا نگردی سوئے حق گردی اسیر
چشم بکشا بر رو ... مدر منیر

ع۹ اگر تو ابدی زندگی چاہتا ہے تو دنیا کی ملامتوں سے الگ ہو کے اسکی غلامی اختیار کر -

ع۱۰ جب تو سچائی کی طرف نہیں لوٹے گا اپنی ہوا و ہوس میں قید رہیگا - اس چودہویں کے چاند کے دیکھنے کے لئے دل کی آنکھیں کھول "

(۱۱) ہست او آلائے حق را کافرے
آنکہ از حکمش سے پیچد سرے

(۱۲) حکم او را حکم حق داں اے دنی
ہست از حکم خدا نز خود روی

ع۱۱ جو کوئی اس کے حکم سے انکار کرے وہ خدا تعالی کی نعمتوں کا نا قدردان ہے -

ع۱۲ اے پست خیال اس کے حکم کو خدا کا حکم سمجھ کیونکہ اس کا حکم خدا کے حکم سے ہے اپنی منشا سے ہرگز نہیں "

(۱۳) نور آلات خدا بر تافتی
پیش کن وز آنچہ نعمت یافتی

(۱۴) حق ترا داد است فہم و عقل ہم
تا نہ گردی از صراط راست گم

ع۱۳ تو نے خدا تعالی کی نعمتوں سے منہ پھیرا - اور پھر اسی انکار کی حالت میں خدا تعالے کی طرف سے جو نعمت تجھے حاصل کی وہ ...

ع۱۴ خدا تعالی نے تجھے سمجھ اور عقل دے رکھی ہے تاکہ تو سیدھی راہ سے بہک نہ جائے "

(۱۵) خود ز فرمان مسیح بر تافتی
وز کلامش نور دینت یافتی

(۱۶) منتخب گرداندش او را خدا
آنکہ سازد آفتاب ذرہ را

ع۱۵ باوجود اس عقل اور ہوش کے تو آپ ہی مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان سے پھر گیا - حالانکہ تو اس کے کلام سے اپنے دین کے نور (نور الدین خلیفۃ المسیح) کو تو پا ہی چکا جیسے مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے ع

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے -

ع۱۶ اس خدا تعالے قادر و توانا نے اسے منتخب کیا ہے جو کہ جس پر مہربانی فرماتا ہے تو ایک ذرے جیسے کو سورج بنا دیتا ہے "

عاجز اپنے مولا کریم سے الہاما اطلاع اور حکم پاکر عرض کرتا ہے کہ عاجز کے آقا و مولا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم الخلفاء کے بعد سچے خلیفۃ اللہ جانشین ہیں -

اس عاجز نے سنہ ۱۹۰۳ء کے سالانہ جلسہ میں بعض ارشادات کی تعمیل میں کی ہوئی ایک تقریر کی نقل جو کہ اخبار الحکم ۲۸ سنہ ۱۹۰۶ء کے پرچہ میں بعنوان تبلیغ شایع ہوئی تھی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے جانشین ہونے پر خدا تعالی کی طرف سے بہت سے الہامات مندرج ہیں - اس لئے نہایت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسے دوبارہ ہدیہ ناظرین کیا جاوے - تاکہ خدا تعالے اسے اپنی مخلوق کے لئے سعادت دارین اور اپنے تقرب کا موجب بنا دے - آمین - اور وہ یہ ہے :-

تبلیغ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الحمد للہ رب العلمین ۔ الرحمٰن الرحیم ۔ مالک یوم الدین ۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین ۔ اھدنا الصراط المستقیم ۔ صراط الذین انعمت علیھم ۔ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ۔ آمین ۔
اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر و للہ الحمد ۔

اللّٰھم صل علیٰ محمدٍ و علیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید ٭

عاجز اپنی عرضداشت کو اچھے پیرایہ میں دلچسپ بناکر پیش کرنے سے معذور ہے۔

در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند
ہرچہ استادِ ازل گوید بگو می گویم

عاجز اپنے پیارے مولا کریم سے اطلاع پاکر نہ صرف اطلاع بلکہ حکم پاکر اپنے فرض منصبی یعنے تعمیل ارشاد الٰہی کے کسی کم سے کم حصہ کی ادائیگی کے لئے اپنے پیارے عنایت فرمایاں کی خدمت میں ادب سے عرض کرتا ہے۔ اور ان احکام میں سے ایک بلفظہٖ یہ ہے:۔

قل انی ارسلت من اللہ ذی المعارج و ابلغکم رسٰلت ربی و انی اوّل من المسلمین و انی لکم من خیر الناصحین ٭

کہ میں واقعی احکم الحاکمین اللہ تعالیٰ دراز اور بلند درجات والے کی طرف سے پیغام آپ کے پاس پہونچاتا ہوں۔ اور اس کے فرمانبرداروں میں سے بہت بڑھ چڑھ کر عبادت کرنیوالا یعنے اپنی عبدیت کا (جیسے کہ ہیچ در ہیچ ہیچ در ہیچ ہے[1]) اقرار کرنے والا ہوں۔ اور واقعی آپ کے لئے بہتر خیر خواہوں میں سے ہوں۔ یہ عاجز براہ راست اپنے پیارے مولا کریم سے انی انا اللہ کا فرمان سن کر گواہی دیتا اور پیش کرتا ہے کہ اس زمین و آسمان چاند و سورج اور ذرے ذرے غرض ساری کائنات کا مالک ہی ایک ہی اللہ ہے۔ جو اپنی ہستی کے ثبوت اور اپنے جلال کے اظہار کے لئے اور انسانوں کو اپنی ذات کے عرفان اور اپنی رضا کا انعام عطا فرمانیکے لئے انبیاء کو درمیانی واسطہ بتاتا رہا ہے اور اب جس نے اس انعام کے عطا فرمانے کے لئے کل دنیا کے لئے اور ہمیشہ کے لئے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (الا لعل لا اعصٰی دائماً ابداً غیاہ محبوبی و فداہ) کو ممتاز کر رکھا ہے جن کی نسبت فرمایا قل لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت فرمایا اٰتیناہ حکماً و علماً و اٰتیناہ من لدنا علماً۔ پھر فرمایا غلام محمد غلام محمد۔ ازاں جملہ یک بر غلام محمدؐ یعنی یہ مسیح صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام اس وقت سارے جہان کے لوگوں سے بہتر ہے۔ پھر فرمایا۔ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً ٭

حضرت خلیفۃ المسیح کی نسبت

پھر حضرت خلیفۃ المسیح کی نسبت فرمایا:۔

اٰتیناہ حکماً و علماً و اٰتیناہ من لدنا علماً ط پھر فرمایا:۔ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً ٭ اور پھر فرمایا یخرجھم من الظلمٰت الی النور ط یعنے یہ خلیفۃ المسیح لوگوں کو خدا تعالیٰ کے بُعد کے ظلمات سے نکالکر اس کے قرب کے نور کیطرف لیجاتا ہے۔

پھر اپنے پاک حکمنامہ قرآن مجید کی نسبت فرمایا:۔ ہست قرآں آفتابِ ازالہ۔ کآفتابے می کند ہر ذرہ را پھر فرمایا۔ کہ من از یار آمدم تا خلق را ایں راہ بنمائیم۔ وہ راہ یہ ہے:۔

کہ اب اس ساری دنیا کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع کے واسطہ کے بغیر خدا تعالیٰ کے ملنے کے لئے اور کوئی طریق ہے ہی نہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک اس دار فانی سے اور انبیاء کی طرح رخصت ہو چکا ہے۔ پر اس پیارے مولا کریم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد کے ذریعہ سے جو یہ انعام عطا فرمانیکی راہ کھول رکھی ہے کہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جانشین کے اتباع کے ذریعہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کے وسیلہ سے خدا تعالیٰ کے رضا کا انعام حاصل کریں۔ وہ اس طرح سے ہے کہ ہم سب لوگ اپنی ساری ساری فانی خواہشیں فانی ارادے فانی اسباب فانی جان و مال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام اور جانشین موجودہ امام کی نمازی ہیں رضاء الٰہی کے ماتحتی پر قربان کرکے امام (حضرت خلیفۃ المسیح) کی رضا کو اپنی رضا اور امام کے ارادے کو اپنا ارادہ یقین کرنے کے ذریعہ سے رضاء الٰہی کو اپنی رضا یقین کریں۔ اور یہ لوگ تین قسم کے ہیں

اوّل جن کا اپنا ارادہ ہے ہی نہیں اور وہ رضاء الٰہی کے ماتحت اپنے آقا و مولا امام کے ارادے کو ہی اپنا ارادہ یقین کرتے ہیں۔

(۲) دوم وہ جو اپنا ارادہ تو رکھتے ہیں پر اپنے ارادے کو پسند کرکے خدا تعالیٰ کے ارادوں کو اس کی ماتحتی میں ظن سمجھا لینے وقت۔ کہ امام کے ارادوں کو اپنا ارادہ تسلیم کرتے ہیں۔

(۳) تیسرے وہ جو اپنے ارادوں کو چھوڑ ہی نہیں سکتے اور ابھی ہوا و ہوس ہی گرفتار ہیں۔ پر یہ آرزو رکھتے ہیں کہ ہم اپنے فانی ارادوں کو چھوڑکر رضاء الٰہی کے ماتحت اپنے آقا و امام کے ارادوں کو اپنا ارادہ یقین کریں۔ پر ایسا کرنے سے قاصر ہیں تو پھر وہ اپنی ہوا و ہوس کے فانی ارادوں کو لیکر ہی پیش ہو جاویں کہ ہم اپنی شامت اعمال کے جہنم سے خود نکل نہیں سکتے۔ لہٰذا **حضور خود ہی دعا فرماویں**۔ اور اپنے رحمت الٰہی مجسم ہونیکی حیثیت سے قبولیت مجسم سفارشی دعا کرکے ہمیں ہماری خواہشوں کے دوزخ سے نجات دلواکر۔ کایا پلٹوا کر اپنی رضا کے ماتحت جو در اصل رضاء الٰہی مجسم ہے) قبول فرماویں اور یہ الفاظ "لہٰذا حضور خود ہی دعا فرماویں" الہامی ہیں۔

اس تیسری قسم کے ادنےٰ سے ادنےٰ ہزار در ہزار لاکھ در لاکھ کروڑ در کروڑ درجہ جس سے نیچے کوئی درجہ ہو ہی نہیں سکتا ادنیٰ حالت میں اس عاجز غفلت شعار نجاست مجسم ہیچ در ہیچ ذرہ بمقدار کو بھی شامل ہونیکا فخر حاصل ہے۔

اب دیکھنا اس بات کو ہے کہ ایک طرف وہ پیارا مولا کریم اپنے پاک حکمنامہ میں ارشاد فرماتا ہے لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا۔ تو کیا مطلق انسان کے وجود میں اس خالق حقیقی نے پیدائشی طور پر جاں نثاری کا مادہ عطا فرما کر رکھا ہے یا نہیں؟ کل دنیا کے لوگ اپنے اپنے رنگ میں اپنی اپنی حالت میں جب ایک چیز کو پسند کرتے ہیں تو دوسری کو اس کے حصول میں قربان کر دیتے ہیں جیسے ہر ایک چیز [illegible] اس کا مولی اس پر قربان کیا جاتا ہے۔ رعایا کے لوگ حکام کی خوشی حاصل کرنے کے لئے طرح طرح کی قربانیاں کرتے ہیں سپاہی لوگ تھوڑے سے مال کے حصول کے لئے اپنی پیاری جانیں حاتی طور پر قربان کرکے بندوقوں پر گولیاں کھاتے اور مرتے ہیں۔

عین معرکہ جنگ میں جان دینے کی پرواہ نہ کرنا بعض وقت ایک فوری جوش بھی رکھتا ہے۔ جاپان اور روس کی گذشتہ لڑائیوں میں جاپانیوں کو ایک سو یا اس سے زیادہ آدمیوں کی ایسی ضرورت در پیش آئی۔ جس سے بچنا ان لوگوں کا زندہ بچکر واپس آنا۔ بالکل ناممکن تھا۔ تو ایسے موقعہ پر فوج کے کمان افسر نے اپنی ماتحت فوج کو حکماً نہ بھیجا۔ بلکہ اپنے ملک میں اعلان کر دیا۔ کہ چند ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو یقیناً مر ہی جائیں گے اور وہ اپنی قوم پر جان قربان کریں۔ ہر ایسے جان قربان کرنیوالے اپنی طیب خاطری دلی خوشی یعنے پورے انشراح صدر سے خود درخواست کریں تو منشا بہت تھوڑے سے ہی وقت میں بقدر جلد حکم منشا ایک کثیر درخواستیں آگئیں۔ جن میں سے بقدر ضرورت

---

[1] یہ اس پیارے مولا کریم کا محض فضل ورنہ عاجز نجاست مجسم غفلت شعار تو اکثر اوقات صحیح وقت پر نماز پڑھنے سے بھی قاصر ہے اسی واسطے عاجز نے عبادت کی نے عبدیت کا اقرار لیا ہے

بیگنگیں۔ یہ تو ہے کسی چیز کے حصول کی سعی پر جان قربان کرنا
اس کے خلاف بعض اوقات بعض انسان اپنی کسی آرزو اور خواہش
کے نہ پورا ہونے کی حالت میں اپنی موہومہ اور مفروضہ آرزو کی
جدائی کی برداشت نہ کر کے اس پر ہی (خودکشی کر کے) جان قربان
کر دیتے ہیں۔ جیسے بعض طالبعلم پاس نہ ہونے کی حالت میں
اپنے آپ کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ عاجز کا یہ منشاء ہرگز نہیں
کہ یہ خودکشی اچھی راہ ہے بلکہ عاجز کا منشاء تو عام طور پر
انسانوں میں فطرۃً جان نثاری کی شہادت کا لینا ہے اس
عاجز نے ثابت کر دیا ہے کہ خالق حقیقی نے ہر ایک انسان
میں عام طور پر قربانی اور جان نثاری کا مادہ فطرۃً
مذکور کر رکھا ہے۔ اور لوگ اپنی اپنی خواہشوں پر عملی
رنگ میں جان نثاری کر کے قربانی کی گواہی اور ثبوت
دے رہے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے جملہ انبیاء کو اسوہ حسنہ یعنی
ایک نمونہ فرمایا ہے۔ جنکی پیروی کا خاص حکم دیا ہے۔
حضرت ابراہیم علےٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے مولا کریم
کی فرمانبرداری ایک خاص نمونہ ہے۔ اپنے مانگے ہوئے
بچے کو بلحاظ بشریت کے آرزو مجسم کو ذبح کرنا مومن بیٹے
کا بسر و چشم مان کر عین طیب خاطری سے ذبح ہونیکے لئے
سر تسلیم رکھ دینا عملی قربانی کا نمونہ محض ہم لوگوں کی ہدایت کے
لئے ہے ورنہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ایسی جسمانی
ناکارہ قربانیوں سے جنکا لہو یا گوشت خدا تعالیٰ کے ہاں ہرگز
نہیں پہونچتا بدرجہا ممتاز ہیں۔ اس عاجز کی نظر میں حضرت
ابراہیم علےٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فعل قربانی کوئی بڑا
کام نہیں کیا۔ اس سے عاجز کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ عاجز حضرت
ابراہیم علےٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس قربانی کو بجائے
عزت کے حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ بلکہ عاجز
اپنے ایمان کی آنکھوں سے حضرت ابراہیم علیٰ نبینا علیہ
الصلوٰۃ والسلام کو اس بالاتر مقام پر دیکھتا ہے کہ اگر حضرت
ابراہیم علےٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لاکھ در لاکھ کروڑ
در کروڑ یا اس سے بھی بے شمار ایسے ایک ایک کر کے مانگے
ہوئے بیٹے ہوتے اور جناب باری سے انہیں ذبح کرنیکا
حکم ہوتا تو حضرت ابراہیم علےٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام جسقدر
جلد حکم ہوتا ذبح فرماتے اور اتنی بھی پرواہ نہ کرتے
جیسے ایک ٹوٹا ہوا بال جسم سے پھینک دیا جاتا ہے۔ ہاں
اس بیٹے کی قربانی میں جو بڑا کام آپ نے کیا ہے جو اس کا
لب لباب اور جوہر اور ہم لوگوں کے لئے اعلیٰ سے اعلیٰ
فرمانبرداری کا نمونہ ہے وہ یہ ہے۔
کہ حضرت ابراہیم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ادب
کی راہ اختیار کی اور اپنے ارادے کو اس میں دخل نہیں دیا
اور اس احکم الحاکمین خدا تعالیٰ کے ارادے کو عین اپنا
ہی ارادہ یقین کر کے یہ سوال ہی نہیں کیا کہ اس قربانی کی کونسی
ضرورت ہے اور کیوں ایسا ارشاد ہے نہ عرض کیا ہے نہ دل
میں ایسے وسوسہ کو جگہ دی ہے یہ ہے **فنافی الرضاء**
محبوب یا فانی فی اللہ ہونا۔

اب یہ دیکھنا ہے کہ اس پیارے مولا کریم نے اپنے
پاک حکمنامہ قرآن مجید میں جو ہمیں دستور العمل عطا فرمایا ہے
اس میں اس نمونہ کی نسبت خصوصیت سے کیا ارشاد ہے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا
قُل بَل مِلّۃَ اِبرٰھیمَ حَنیفًا (بقرہ ۱۶) **و
اتبع ملۃ ابرٰھیم حنیفا** پھر عام حکم دیا
فاتبعوا ملۃ ابرٰھیم حنیفا (عمران ع ۱۰)
اتبعوہ پھر فرمایا۔ **ان اولی الناس بابرٰھیم
للذین اتبعوہ** (عمران ع ۷) یعنی روحانی قرب کے
لحاظ سے ابراہیم علیہ السلام کے قریبی وہ ہیں جو اس کی پیروی
کرنے والے ہیں پھر فرمایا: **واتخذوا من مقام ابراھیم
مصلے** (بقرہ ۱۵)

اور پھر یہ کہ اس عاجز نے اپنی ناقص کوشش سے
اس نمونہ کو نہیں لیا بلکہ اس پیارے مولا کریم نے اس پاک
نمونہ کو قرآن مجید سے اخذ کرنے کے لئے الہامات ذیل
ارشاد فرماتے ہیں " **قُل بَل مِلّۃَ ابرٰھیمَ
حنیفًا** ۔ تو کہہ مذہب (یعنی طرز زندگی) تو وہی مذہب
ہے جو ابراہیم حنیف کا مذہب جو سب کچھ چھوڑ کر خدا
کے ہو لئے۔ یعنی اس کے سوائے مذہب مذہب ہی
نہیں یعنی باطل ہے۔
پھر فرمایا:۔ **واتّخذوا من مقامِ ابراھیمَ
مُصلّے**۔ یعنی فرماں برداری میں جس مقام ہدایت پر
ابراہیم علےٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کمال سے کمال ادب
سے تسلیم نماز پڑھی تم لوگ بھی اپنے ارادوں اور خواہشوں
کو ترک کر کے رضاء الٰہی کے ماننے کے مقام پر نماز پڑھو۔ یعنی
رضاء الٰہی کے ماننے کی نماز پڑھو۔ تاکہ تم ان کی پیروی سے انکی
کی دعاؤں کے وارث بنو۔ پھر فرمایا:۔
**ان الذین آمنوا و تقوبھا واتبعوا ملت
ابراھیم حنیفا لھم جنت تجری تحتھا
الانھار خلدین فیھا رضی اللہ عنھم و
رضوا عنہ ذلک لمن خشی ربہ اولئک
الذین انعم اللہ علیھم من النبیین و
الصدیقین والشھداء** ۔"

تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور ہر ایک آرام اور تکلیف
کی حالت میں عملی رنگ میں اس ایمان پر قایم ہے اور انہوں
نے ملت ابراھیم یعنی ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ
والسلام کے نمونہ فرمانبرداری میں اپنے ارادوں اور خواہشوں
سے الگ ہو کر پیروی کی ان کے لئے اس دنیا و آخرت میں
باغ ہیں۔ جن میں خدا کی رحمت کی نہریں جاری ہیں وہ یہاں بھی
خداداد اطمینان قلب یعنی دل ہی دل میں سکھ اور چین کے
باغ میں ہمیشہ رہیں گے اور آخرت میں بھی رضاء الٰہی کے جنت
میں ہمیشہ کے لئے مقیم ہوں گے۔ خدا ان سے راضی اور
وہ خدا سے خوش۔ یہ رضاء الٰہی کا سرٹیفکیٹ ان کے لئے
جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ یہی لوگ نبیوں اور صدیقوں اور
شہیدوں میں سے ہیں۔ جنپر اللہ تعالیٰ نے اپنے انعامات
عطا فرما رکھے ہیں۔ پھر یہ دنیوی ساز و سامان جن میں انسان
دل بستگی پیدا کر کے اپنے پیارے رب الرحمن الرحیم سے
غافل ہو جاتا ہے۔ اس پیارے مولا کریم نے اس کی
ناپائداری کی نسبت جو کچھ بذریعہ الہام ارشاد فرمایا ہے۔
وہی عرض کیا جاتا ہے۔

**اے سوچنے والو سوچو۔ جاگنے والو
جاگو ذرا غور تو کرو دنیا چیز ہی کیا ہے فانی
مکان ہے۔**

آپ جانتے ہیں اس پیارے مولا کریم احکم الحاکمین کی
ذات پاک ہر قسم کے احتیاج سے بے پرواہ ہے۔ یہ
فانی مال تو اُسی کا دیا ہوا ہے۔ اُسے اس کو واپس لینے کی
کوئی ضرورت نہیں سادہ ہرگز نہیں۔ اس کی ذات وراء الورا ہے
وہ تو داتا ہے معاذ اللہ منگت نہیں اس نے تو یہ راہ
اپنے بندوں پر انعام عطا فرمانے کے لئے کھول رکھی
ہے۔ اب اس معاملہ میں جو اس پیارے مولیٰ کریم نے ایک
بے انتہا پیار سے اس عاجز نجاست مجسم کو ارشاد فرمایا ہے
عاجز اُسے اپنے پیارے بھائیوں کی حوصلہ افزائی کے
لئے حرف بحرف پیش کرتا ہے:۔ ع

حق زبندہ بہانہ می طلبد — بہر بخشش بہانہ می طلبد

پھر فرمایا:۔ خدا تعالیٰ انسانی خدمات اور سعی کا

کیا بلحاظ مالی خدمت ہونے کے اور کیا بلحاظ بدنی خدمات ہرگز ہرگز محتاج نہیں اور کیونکر محتاج ہو سکتا ہے وہ جو مالک ارض و سما ہے جس نے اتنے بڑے کائنات کو نیست سے ہست کیا اور اب بھی اسے ایک آن میں فنا کر سکتا ہے اور ایک آن کے کم سے کم حصہ میں ایسے اور اس سے اعلیٰ درجہ کے بے شمار عالم پیدا کر سکتا ہے۔ اور پھر یہ کام اس کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں وہ تو محض اپنے احسان اور فضل سے اپنے جس بندے پر انعام اور اکرام کی نوازش فرماتی ہو۔ اس کے لئے اپنی بے انتہا عنایات سے بخشش انعامات کی ایک راہ کھول دیتا ہے جو یہ ہے :۔

کونسی ہے وہ راہ جو اس پیارے مولا کریم کے فضل کا دروازہ کھولتی ہے۔ کونسی ہے وہ راہ جو انعامات آلہی کے جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ کونسی ہے وہ راہ جو انعامات الہی کے جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ کونسی ہے وہ راہ جو اس پیارے احکم الحاکمین ذو الجلال خدا کی عنایات کے تاج سے سرفراز و ممتاز کر دیتی ہے۔ وہ راہ یہی ہے کہ اپنے سارے کے سارے فانی مال۔ فانی جان۔ فانی ارادے۔ فانی خواہشیں کو حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نمونے اور نقش قدم پر اور سبحانہ تعالیٰ اپنے خالق حقیقی کی رضا کے ماتحت اس کے بھیجے ہوئے موجودہ امام امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی رحمۃ للعلمین کے غلاموں میں سے موجودہ غلام اور جانشین کے سپرد کر دو۔ اور بس اللہ ہی کے ہو جاؤ۔ کھاؤ تو اسی کے لئے کھاؤ۔ پہنو تو اسی کے لئے پہنو۔ سوو تو اسی کے لئے سوو۔ جاگو تو اسی کے لئے جاگو تاکہ وہ قدوس خدا ہمیں اس فانی ہستی سے نجات دیکر اپنے جلال کے اظہار اور اعلیٰ کلمۃ اللہ کے لئے ایک ناچیز سے ناچیز آلہ بنا لے آمین ثم آمین۔

پھر فرمایا:۔ قل ھی مواقیت للناس یعنی ہم لوگوں کو حصول انعامات کے موقعہ دیا کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے۔ لہذا عاجز عرض پرداز ہے کہ اس انعام کے حصول کے لئے یہ ایک خاص وقت ہے اور نیز یہ کہ یہ بہت تھوڑا وقت ہے۔ یعنی اس امام کی غلامی کے ذریعے حصول انعام کا وقت بہت ہی تھوڑا ہے۔ جسکی نسبت وہ پیارا مولا کریم فرماتا ہے سنستدرجہم الی الجنۃ یعنی عنقریب ہم ان سے جنت میں لے جانے والے ہیں۔ پھر فرمایا۔

"خیر قدم پاک گیر و پاک گیر"

اس سے جسمانی پاؤں پکڑنے کی مراد نہیں بلکہ رضا آلہی کے ماتحت نہ ہاتھوں سے بلکہ جان سے فرمانبرداری کے پاؤں پکڑنے مراد ہے۔ سو بھائیو آؤ۔ مل جل کر خدا تعالیٰ کے فضل سے توفیق پاکر اس کے فرستادہ موجودہ رسول اور امام کی حتی الوسع کم و بیش فرمانبرداری کے پاؤں دل و جان کے ہاتھوں سے پکڑ کر عرض کریں کہ" سبحانہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپ کو موسیٰ علیہ السلام سے مشابہت دی ہے حضور محض اپنے منصب امامت کی حیثیت سے محض اپنی رحمت الہی مجسم ہونے کے لحاظ سے ہم عاجزوں کو ہمارے ہی نفس سرکش فرعون سے اور ہماری ہی اندرونی اور بیرونی کمزوریوں کے سیلاب سے نجات دلواکر بفضلہ رضا آلہی کی مقدس زمین میں آباد کرا دیں۔

اور نیز اللہ تعالیٰ نے حضور کو لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف لے جانیوالا فرمایا ہے سو حضور محض اپنے ظل الہی مجسم ہونے کی حیثیت سے ہمیں ہمارے ہی نفسانی اندھیروں سے نکالکر رضا الہی کے نور کی جنت میں داخل کرا دیں وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ اس کے بعد عاجز دعا مانگتا ہے کہ وہ پیارا مولا کریم ہمیں اپنے بھیجے ہوئے امام کی ماتحتی میں جسطرح کہ وہ خوش ہے توفیق عطا فرماکر ہماری حرکات و سکنات اپنی منشاء کے ماتحت رکھکر اپنی رضا کے تاج سے سرفراز و ممتاز فرما دے آمین ثم آمین اللھم صل علی محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید لا نعد لا احصی دائماً ابداً غیر معدوداً۔

اس التماس کے خاتمہ کے بعد عاجز بڑے ادب سے عرض کرتا ہے جو خاص اپنی ذات سے تعلق رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ عاجز نے رویا میں دیکھا ہے کہ ایک گاڑی آئی جو اپنے پلیٹ فارم سے چند قدم پرے ہی رہی۔ چلانیوالے نے واپس کر کے پھر آگے بڑھائی تو عاجز نے پیچھے سے اُسے ہاتھ سے بھی دھکیلا پر پھر بھی کچھ ہٹی ہی رہی۔ اس نے ایس پیچھے ہٹائی تو یک بیک دیکھا کہ عاجز گاڑی میں سوار ہے۔ جب عاجز سوار ہوا تو معاً گاڑی اپنے اصلی مقام پر پہونچ گئی اور اندر ایک لمپ جل رہا ہے۔ اس کی موجودگی میں معاً ایک دوسرا لمپ موجود ہو گیا جو پہلے سے بڑا اور زیادہ روشن ہے جس سے روشنی بہت ہی تیز ہو گئی۔ یہ خواب کی حالت تبدیل ہو کر معاً الہام ہوا۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ الکافرون مگر ساتھ تفہیم کوئی نہیں تھی۔ کہ یہ کس کے لئے ہے۔ ایک دفعہ یہ الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ہوا تھا اب تفہیم نہ ہونیکی وجہ سے۔ سبحانہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں دلی تڑپ سے عرض کی کہ پیارے مولا کریم کہ یہ الہام کس کے حق میں ہے تو معاً الہام ہوا۔ "اپنی موت کی تیاری کر لے"۔

عاجز نے پچھلے سال عرض کیا تھا کہ اس پیارے مولا کریم نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی نسبت فرمایا ہے۔

زندہ گشتہ بعد مرگ صد ہزار

یعنے یہ امیر المومنین خلیفۃ المسیح لاکھ موت اپنے اوپر وارد کرکے اس زندگی کو پہونچا ہے سو عاجز اپنے پیارے عنایت فرمایاں کی خدمت میں بڑے ادب سے عرض کرتا ہے کہ آپ صاحبان اپنے اپنے لئے بھی عرض کریں کچھ للہ اس عاجز نجاست مجسم کے لئے بھی حضرت خلیفۃ المسیح رحمت الہی مجسم کی عالی خدمت میں عرض کریں کہ حضور اللہ اپنے فضل ربی مجسم ہونے کی حیثیت سے عاجز سراپا نجس اپنے اعمال کے جہنم مجسم کے واسطے تہ دل سے شفقت مجسم دعا فرماویں کہ سبحانہ تعالیٰ اس عاجز ہیچ در ہیچ کو اس آنیوالی موت سے پہلے ان لاکھ موتوں میں سے جو حضور کو عطا کی گئیں ہیں حضور کی نعلین عالی و اقدس کی طفیل ایک موت عطا فرما دے۔

عاجز کو موت کا تو ڈر نہیں ڈر ہے تو اس بات کا کہ عاجز اپنے پیارے مولیٰ کریم کے ارشاد اور اس کے فرستادہ موجودہ امام کے حکم کی تعمیل اعلاء کلمۃ اللہ کی عدم تعمیل کی حالت میں آن آن میں غضب کی بجلی کا عین مستحق ہے اللھم احفظنا من شرور انفسنا من سیات اعمالنا آمین ثم آمین۔

اس عرضداشت کے پیش کرنے کے چند یوم بعد اس پیارے مولا کریم نے محض اپنے فضل و کرم سے اپنی مخلوق پر انعام عطاء فرمانے کے لئے ارشاد فرمایا لہذا وہ بھی ذیل میں عرض کیا جاتا ہے :۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

(۱) "پاک زینہ"

جسکی تفہیم یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعلمین کے غلام موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح کی دعا لوگوں کے لئے واصل باللہ ہونے۔ یعنی روحانی طور پر خدا تعالیٰ کی طرف جانیکے لئے ایک سیڑھی ہے یعنے اسی سیڑھی کے ذریعے خدا تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں پہونچ سکتے اور

اس کی رضا کا تقرب حاصل کر سکتے ہیں۔

(۲) دوسرا ارشاد الٰہی کہتے ہوئے اگرچہ سخت شرم آتی ہے پر فرمان الٰہی کے عرض کئے بغیر کوئی چارہ نہیں وہ یہ ہے:

"تیری دعا بمنزلہ گھی کے ہے"

تفہیم۔ جس طرح انسان جسمانی طور پر روحانی غذا کا محتاج ہے۔ اسی طرح روحانی طور پر روحانی غذا کا۔ تو اس سیڑھی کے راستہ چڑھنے کے لئے لوگوں کو جو طاقت روحانی غذا کھا کر حاصل کرنی چاہیئے۔ اس میں تیری دعا بمنزلہ گھی کے ہے۔ جسطرح گھی مادی غذا کو عمدہ اور طاقتور بنا دیتا ہے اسی طرح تیری دعا لوگوں کی روحانی غذا کو عمدہ اور طاقتور بنا کر انہیں اس سیڑھی پر چڑھنے کے لئے مضبوط کرتی ہے

"درود شریف کا پڑھنا پروں کا کام دیتا ہے"

یعنی لوگ جسقدر کمال سے کمال دلی خلوص اور پیار سے قربان ہو ہو کر اپنے آقا و مولیٰ اصل سرچشمہ رحمت فداہ ابی وامی او راسے قلبی و روحی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لا نعد ولا نحصی دائماً ابداً غیر محدود ذا رحمۃ للعالمین خاتم النبیین پر درود شریف بھیجتے رہیں گے تو وہ درود شریف اس کو اس سیڑھی پر چڑھنے کے لئے پروں کا کام دیگا۔ یعنی جس قدر وہ فدا ہو ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیں گے اسی قدر ان روحانی پروں کے ذریعہ سے نہایت ہی تیز پرواز کرتے اس سیڑھی پر سے گذر کر اپنے پیارے مولا کریم کی بارگاہ عالی میں پہونچکر رضا الٰہی کے تاج سے سرفراز اور ممتاز ہوں گے۔

اس کے پھر فرمایا:-

(۳) پس دیکھو اور سنو کہ تم سب کے سب خدا تعالیٰ کے ہی ہو جاؤ اور تم میں کوئی ذرہ انانیت کا باقی نہ رہے۔"

یعنی یہ کہ تمہاری ہر ایک حرکت و سکون یعنی ساری کی ساری زندگی خدا تعالیٰ کے لئے ہی ہو اور یہ کہ تم تکبر کی چلی ہوئی نازائندہ اینٹ یا پتھر کے بلند اور عالیشان مکان نہ بنو۔ اور ہرگز نہ بنو۔ کیونکہ اُن سے کچھ بھی پیدا نہیں ہوتا بلکہ تم محض خدا تعالیٰ کے لئے دلی خلوص سے اپنی بڑائی اپنی خودی کو بکلی دور کر کے پاؤں میں روندے جانے والی خاک بن جاؤ۔ تاکہ وہ پیارا مولیٰ کریم محض اپنے ہی قدرت نمائی کے لئے اس ذلیل اور ناچیز غبار کے ذرے ذرے کو ایک امتیازی رنگ میں گلزار بنا کر اپنی رضا کی خوشبو سے تمہیں اور تمہارے ذریعہ سے سارے جہان کو معطر فرما دے۔

اب یہ عاجز اپنے عنایت فرمایاں کی خدمت میں دلی تپاک سے الٰہی حکم کی تعمیل کے لئے عرض کرتا ہے کہ آپ صاحبان جس حالت میں کہ ہوں گرتے اٹھتے موجودہ امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح کی خدمت عالی میں یا بذریعہ عریضہ جات حسب موقعہ اس پیارے مولا کریم کے پیارے ارشاد کے مطابق مل مل کر یا الگ الگ عرض کریں کہ عاجز اپنی ہوا و ہوس کے جہنم (جہنم کز و داد فرقاں خبر۔ ہمیں حرص دنیا است جان پدر) کو چھوڑ نہیں سکتا۔

"للہ حضور خود ہی دعا فرما دیں" اور عاجز کو اسی کی شامت اعمال کے گندے دوزخ سے بفضلہ نجات دلوا کر رضا الٰہی کے ماتحت اپنی رضا میں لے لیں یا اپنے اپنے حسب منشا جو جی چاہے لکھیں + پر الفاظ ذیل:-

"للہ حضور خود ہی دعا فرما دیں"

جو بذریعہ الہام اللہ تعالیٰ نے اپنے رحم و کرم سے خود سکھلائے ہیں۔ ضرور ہی تحریر فرما دیں۔ حاضر رہنے والے احباب جسقدر ہو سکے بار بار دعا کے لئے عرض کریں۔ اور ظاہر انہ رہنے والے احباب کم از کم ایک عریضہ مختصر کارڈ پر لکھ دیا کریں۔ ہو سکے تو بہت سے کارڈ چھپوا کر رکھیں ہر روز ایک خدمت عالی میں ارسال کر دیں اگر ہو سکے تو اپنے لئے آپ دعا نہ کریں بلکہ حضرت امیر المومنین کی دعا کو اپنی دعا یقین کر کے اسی پر آمین پکارتے رہیں اور جسقدر ہو سکے درود شریف کمال سے کمال خلوص سے کثرت سے پڑھتے رہیں وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

اب عاجز اپنی ذات کے لئے اپنے پیارے بھائیوں کی گرامی خدمت میں ادب سے ایک تکلیف دہ عرض کرتا ہے نہ اس لئے کہ عاجز نے اپنے پیارے بھائیوں کی خیرخواہی کی ہے (عاجز نے جو کچھ عرض کیا ہے محض ارشاد الٰہی کی تعمیل کے لئے کیا ہے اور اپنے فرض سے کبھی بھی عہدہ برا ہو ہی نہیں سکتا) بلکہ اس حیثیت سے کہ جب آدمی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت روٹی کھاتا ہے تو بیں مائدہ میں سے اللہ رحم کھا کر کتے کو بھی ٹکڑا ڈال ہی دیتا ہے وہ تکلیف یہ ہے کہ جب آپ بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح رحمت الٰہی مجسم کی عالی خدمت میں دعا کے لئے عریضہ لکھیں تو اسی لحاظ سے للہ رحم کر کے صدقے کے طور پر مجھے عاجز کے لئے بطور سفارش و یاددہانی اتنا تحریر فرما دیں:- کہ

"ذرہ بیمقدار عابد کے لئے دعا"

عاجز کے لئے یہ آپ کا ایک سفارش بخش دینے سے بدرجہا بڑھ کر احسان ہوگا۔ جسکا عند اللہ اجر پاویں گے۔ نیز جب درود شریف پڑھیں تو دو مرات میں ایک دفعہ یا جب یاد آوے اس عاجز کے لئے یعنی عاجز کی طرف سے ہو کر دلی خلوص اور تپاک سے اپنے آقا و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید۔

اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید۔ لا نعد ولا نحصی دائماً ابداً غیر محدود ذا

(اتنا سارا پورا پڑھ دیا کریں۔)

عاجز قوی سے قوی امید کرتا ہے اور اپنے پیارے مولا کریم کے فضل پر امید کرتا ہے کہ عاجز کے پیارے عنایت فرمایاں عاجز کی اس تکلیف دہ درخواست کو اپنے پاک دلوں میں جگہ دیکر قبولیت کی عزت سے سرفراز اور ممتاز فرمادیں گے۔

اے آنکہ رہ بمشرب مقصود بردہ
زیں بحر قطرہ بمن خاکسار بخش

(والسلام)

خاکسار احقر العباد السید میر عابد علی +

اشاعت قرآن

ہوتی ہے کچھ دنوں میں قرآن کی اشاعت
ہوشیار باخبر ہوں سب صاحبان دولت
اس کار خیر کی تم جلدی کرو حمایت
حاصل کرو عزیزو اصحاب کی خلافت
جس شخص کو ہے کچھ بھی اب دین کی محبت
ہو جس قدر میسر اس میں کرے وہ شرکت
اے طالبان رحمت قرآن تم خریدو!
رحمت ہے یہ سراسر اس میں نہیں ہے زحمت
ہے جوش میرے دل میں یہ کام جلد تر ہو
لیکن نہیں ہے دولت یہ ہے بڑی مصیبت

ہو ترجمہ عجائب اور طرفہ تر حواشی
ہو وے نفیس کاغذ ہو خوب تر کتابت
اس طرز کا ہو قرآن دل جس پہ ہووے قرباں
لکھنے میں ہو نہ غلطی پڑھنے میں ہو نہ دقت
سب ہاتھ کو پیاریں نعرے خوشی کے ماریں
ہے بے نظیر قرآن دیں لوگ یہ شہادت
دشمن بہت حزیں ہوں خاموش نکتہ چیں ہوں
پڑجائے حاسدوں پر اس کے خدا کی لعنت
ہو میری زندگی میں بالکل یہ کام پورا
اور نور دین کی بھی قایم رہے خلافت
گو میں بڑا ہوں عاجز مولی ہے میرا قادر
دولت سے ہے زیادہ مولی کی میرے رحمت
یارو مرے پیارو بازی نہ اس سے ہارو
دنیا پہ دل نہ دو تم دنیا ہے بے حقیقت
قرآن کی مدد میں کچھ زر لگاؤ یارو!
قرآن ہی سے دل پر کھلتے ہیں حق و حکمت
لائے اسے محمد شید اسی پہ احمد
بھیجا اسے خدا نے تا تم کو ہو ہدایت
اسے طالبان برکت دو پانچ کم سے کم تم
اولاد میں ہو خوبی اموال میں ہو برکت
تحریص میں نے کردی یہ ریس کا ہے موقع
جلدی کرو برادر اک دوسرے پہ سبقت
دولت کے جو ہیں شیدا خاموش ہیں وہ بالکل
دولت سے ہیں جو خالی وہ بھیجتے ہیں دولت
اے نیکبخت اس میں جلدی شریک ہو تو
تو بھاگ کر ہو داخل وا ہے در سعادت
شیطان ہے دوانہ دم میں نہ اسکے آنا
دشمن ہے یہ پرانا دھوکہ ہے اس کی عادت
میں نے تمہیں سنایا اب ذمہ وار ہو تم
غفلت کو چھوڑ دو تم اے احمدی جماعت
حق کی مدد کرو تم تا وہ کرے تمہاری
ہشیار ہو ذرا تم اے صاحبان غفلت
آگے بڑھیگا کوئی پیچھے ہٹے گا کوئی
ہے ہار جیت کا دن ہار و نہ آج ہمت
ہاتھوں کو اپنے کھینچو اس کام سے نہ ہرگز
ٹلتا ہے تم سے طالب کچھ تو کرو ندامت
دل کو کرو قوی تم لو کام حوصلہ سے
درکار عزم ہے اب کھانا نہ تم ہزیمت
کوئی عذاب ہے یہ کار ثواب ہے یہ
رافت خدا کی ہے یہ ہرگز نہیں یہ آفت
رخصت اگھار رہا ہوں تم کو جگا رہا ہوں
کچھ میں نے کی مروت کچھ تم کرو مروت
انصاف کا ہوں طالب انعام کچھ عطا ہو
خادم ہوں میں تمہارا کرتا رہا ہوں خدمت
ممنون ہو عزیزو میں دال خیر کا ہوں
تم بدظنی کو چھوڑو مجھ پر دھرو نہ تہمت
یہ خاص مجکو ہرگز تم سے نہیں ہے کوئی
تم خواہ کچھ ہی سمجھو کرتا ہوں میں محبت
احسان میرا مانو دشمن نہ مجکو جانو
ہوتا ہے گرد اتنا ناصر کی ہے یہ شفقت

دھرم چرچا

آریہ سماج لکھنؤ میں ہمارے بھائی منشی خیرالدین احمدی صاحب نے بھرے جلسہ آریہ میں اپنا آرا اس طرح چلایا۔ وہ سوال کیا۔ کہ جو ذیل میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ ترجیح بلا مرجح کے اور تخصیص بلا مخصص کے محالات سے ہے۔ مگر آریہ سماج مذہب اس بات کا قائل ہے کہ ایشور کو روح اور مادے دونوں پر ترجیح ہے اور روح کو مادے پر ترجیح اور تخصیص ہے اور یہ بلا مرجح اور مخصص کے ہے۔ لہذا اہل علم اور عقل دونوں کے نزدیک باطل ہے، اور اگر مرجح اور مخصص کو مانا تو روح اور مادہ حادث ٹھیرے گا۔ یہ سوال مہاشہ صاحب کی سمجھ میں ہی نہیں آیا۔ پریذیڈنٹ جلسہ نے دوسرے مہاشہ کو جواب دینے کے لئے کھڑا کیا وہ بھی جواب نہ دے سکے۔ کہا کوئی دوسرا سوال کیجیے۔ تب ہمارے دوست منشی خیرالدین صاحب نے یہ سوال پیش کیا۔ کہ

"آریہ سماج یہ مانتے ہیں (بموجب ستیارتھ پرکاش) کہ ایشور نے شروع دنیا میں چار رشیوں پر وید کا پرکاش کیا۔ اب دریافت کرنا یہ ہے کہ وید پرکاش یا وید کے علم یا گیان کو جو پرکاش کیا تو اس کا فاعل یا تو ایشور کو ماننے کہ ایشور نے ان قوت فاعلی سے رشیوں کی قوت انفعالی پر وید پرکاش کیا۔ اور اگر یوں نہیں مانتے ہو تو پرکاش کس طرح سے کیا۔ کونسے ذریعہ سے کیا۔ اور اگر ایشور نے بذریعہ پرکاش یوں نہیں کیا۔ تو پھر ماننا پڑیگا کہ قوت فاعلی اور انفعالی دربارہ علم وید رشیوں میں تھی۔ اور دونوں قوتوں کا مجتمع ہونا محال ہے۔ جو مذہب محال کو ممکن مانے وہ باطل ہے۔ اور اس سے وید کلام انسانی ٹھہریگا۔

(کبیرالدین احمد احمدی بشیرتس گنج لکھنؤ)

سفر لکھنؤ

یہ عاجز بعد ماہ رمضان اکثر سفر میں رہا ہے۔ یہی سبب ہے کہ اکثر احباب کے خطوط کے میں جواب نہیں لکھ سکا۔ پہلے ڈیرہ نانک اور دھرم کوٹ ہمراہی حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب گیا تھا۔ ہر دو جگہ وعظ ہوئے ڈیرہ میں ایک شخص داخل سلسلہ ہوا۔ وہاں سے واپسی کے بعد ہمراہی شیخ رحیم بخش صاحب والد دین صاحب المعروف خلاسفر ہوشیارپور جانا پڑا۔ جہاں انجمن احمدیہ کا جلسہ تھا۔ جلسہ بہت کامیابی سے ہوا۔ دو لیکچر میرے ہوئے۔ ایک شیخ رحیم بخش صاحب کا۔ اور دو خلاسفر صاحب کے۔ اہل ہوشیارپور کو جگانیکے واسطے ایک تقریر خاص اپ نے کی جسے وہاں کے احباب نے چھپوا کر تقسیم کیا ہے۔ اس کے بعد گوجرانوالہ چلا گیا جس کی رپورٹ درج اخبار ہو چکی ہے۔ وہاں کے متعلق برادر محمد یوسف علی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ایک پادری صاحب جو سامعین میں سے تھے ایک دوکان پر ذکر کرتے تھے کہ یہ لیکچرار بڑے صاحب کمال ہیں۔ غیر مذاہب کی کتب پر ان کی وسیع نظر ہے۔ احمدیہ سلسلہ ہی سلمانوں میں سے معقول اور مدلل نظر آتا ہے۔ ہم عنقریب ایک کانفرنس کریں گے۔ اس میں احمدی علماء کو چیلنج دیں گے۔ بہ دو عیسائی کرسچین ان لیکچروں کو سن کر عیسائیت سے بیزار ہو گئے۔ یہ تمام برکت صاحبزادہ صاحب کے قدم مبارک کی معلوم ہوتی ہے۔ وہاں سے واپسی پر لکھنؤ جانیکا حکم ہوا۔ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب میرے ساتھ تھے اور دہلی سے حضرت میر قاسم علی صاحب ساتھ ہو گئے۔ ۲ نومبر کو ہم یہاں سے گئے۔ اور ۱۲ کو واپس قادیان پہونچے۔ عید راستہ میں شاہجہاں پور پر پڑھنی پڑی۔ کیونکہ عید کے دن یہاں نہ پہونچ سکتے تھے۔ ادھر سے جاتے ہوئے۔ بھگواڑہ لدھیانہ۔ سہارنپور۔ مظفرنگر۔ بریلی۔ شاہجہاں پور

اسٹیشنوں پر بعض احباب سے ملاقات ہوئی۔ ایسا ہی واپسی پر بریلی۔ اور لدہیانہ کے اسٹیشنوں پر۔ ان احباب کا شکریہ ہے۔ جنہوں نے اپنی ملاقات سے ان مسافروں کو خوش وقت کیا۔ اور سفر کی تکلیف کو راستہ میں مبدل بہ فرحت کرتے چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ سفر میں دعاؤں کا تو موقعہ بہت ملتا ہے۔ ایسے احباب کے واسطے بالخصوص دعا کی طرف طبیعت متوجہ ہوتی ہے۔ جنکی ملاقات تازہ ہو اور وہ اسٹیشن تک آنیکی تکلیف اُٹھا سکیں۔ مظفر نگر کے احباب کی بہت خواہش تھی کہ ہم واپسی پر وہاں ٹھیریں اور ایک دو روز وعظ کریں۔ مگر دارالخلافت سے کوئی حکم ہمیں اسبارہ میں نہ پہونچ سکا۔

لکھنؤ کا جلسہ وہاں کے معزز احباب مولوی کبیر الدین احمدؐ صاحب۔ ڈاکٹر فضل محمدؐ صاحب شیخ عبد العزیز صاحب ٹیلر ماسٹر کی توجہ اور سعی کا نتیجہ تھا۔ اور ان اصحاب کے اخلاص کو خدا تعالیٰ نے قبول کیا۔ اور جلسہ بہت کامیابی سے تین دن ہوا۔ پہلے روز میری تقریر تھی۔ جس میں رَدّ عیسائیت اور سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ تھی۔ سامعین پر بفضلہ تعالیٰ بہت نیک تاثیر ہوئی۔ ایک شخص نے اسی جگہ درخواست بیعت کی۔ اور اکثر نے اپنے خیالات میں بہت کچھ تبدیلی کی اور سلسلہ حقہ احمدیہ کے متعلق حسن ظن ہو گئے۔ جابجا شہر میں چرچا ہو گیا۔ دوسرے دن سامعین کی تعداد پہلے روز سے دگنی اور تیسرے دن تگنی تھی۔

دوسرے روز مولوی سید قاسم علی صاحب نے آریاؤں کے مسایل قدامت مادہ و روح اور تناسخ وغیرہ پر مناسب اور پرزور الفاظ میں ایسی روشنی ڈالی کہ ان کے عقاید کی قباحت روز روشن کی طرح کھل گئی۔ سامعین بہت محظوظ ہوئے اور احمدیوں کی سعی متعلق نصرت اسلام کا سکہ اُن کے دلوں پر جم گیا۔ تیسرے روز حضرت سید سرور شاہ صاحب نے وفات مسیح ناصری اور اثبات دعویٰ مسیح محمدی پر ایک مفصل تقریر کی۔ اور آپ کے بعد عاجز نے توریت عبرانی میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام اور ایک پیشگوئی متعلق حضرت خاتم النبیین و مسیح موعود پڑھ کر سنائی۔ شہر میں ہر جگہ ان لیکچروں کا بہت ذکر ہونے لگا۔ راستہ چلتے بھی لوگ ہم سے سلسلہ احمدیہ کے حالات دریافت کرتے۔ اس وقت اگر کوئی صاحب خاص اس غرض کے واسطے کچھ مدت لکھنؤ میں رہیں کہ وہاں کے لوگوں کو سلسلہ احمدیہ کے حالات سے آگاہ کریں۔ تو انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔ برادر کبیر الدین احمدؐ صاحب کا جو تازہ خط آیا ہے۔ اس میں وہ تحریر فرماتے ہیں۔ آپ کے جانے کے بعد اس عاجز سے اکثر حکام نے دریافت کیا۔ آپ کا لیکچر سب کو پسند آیا۔ بال ہو رہے ہیں۔ بازار میں بہت چرچا ہے۔ غالباً آپکی ضرورت اس دیار میں پھر ہے آج عید کا دن ہے اور لوگ آپ کے دیدار کے لئے میرے مکان پر آرہے ہیں۔ سب سے کہہ رہا ہوں کہ وہ چلے گئے۔

عاجز نے اہل لکھنؤ کو بالخصوص مخاطب کرتے ہوئے چند ضروری نصائح تیسرے جلسہ میں کہیں۔ اس تقریر میں نو باتیں تھیں۔ اس واسطے وہ لکھنؤ کے لئے نو لکھا ہار ہوا۔ احباب لکھنؤ نے اپنے خرچ سے اس تقریر کو چھپوا کر شایع کرنیکی تجویز کی ہے تاکہ لکھنؤ میں کثرت سے اسکی اشاعت ہو۔ اور گھر گھر وہ پیغام پہونچایا جاوے۔

اس جلسہ کے واسطے ہم لکھنؤ کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر A.B. Fforde Esq. کے بہت ہی مشکور ہیں۔ جنہوں نے ایسے موزون موقعہ پر جلسہ کی اجازت دی اور حفظ و امن کا سامان بہم پہونچایا۔

شاہجہانپور میں حضرت مولنا مولوی سید سرور شاہ صاحب نے خطبہ عید پڑھا۔ اور برادر محمد عمر احمدیؐ ولد ننھے خانصاحب کا نکاح پانچسو روپے حق مہر پر مشتری خاتون بنت شرف الدین خانصاحب کے ساتھ اعلان کیا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے واسطے مبارک کرے۔

ایک پر محبت دل

بابو عبد الحی صاحب احمدی سب پوسٹ ماسٹر پھلور کی درخواست ہے کہ جو احباب اسٹیشن پھلور سے گذریں ان سے ملیں یا اپنے وہاں سے گذرنے کے وقت انہیں اطلاع دیں۔

دعا مدد

برادر فضل حق صاحب گارڈ کولہڑی سے اپنی علیل بیوی اور بچوں کے واسطے احباب سے درخواست کرتے ہیں دعا کی جاوے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے جلد شفا دیوے۔

(۲) برادر شیخ عبد الرحمن صاحب نومسلم جموں سے اپنے گھر کے آدمیوں کے واسطے جو علیل ہیں دعا کے خواستگار ہیں۔ اللہ تعالےٰ شفا دیوے۔

(۳) برادرم محمد عبد الغنی صاحب احمدی سونٹرل انڈیا سے اپنی بیمار زوجہ کے واسطے دعا کے لئے ناظرین کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ امید ہے کہ اہل دل توجہ کیساتھ دعا کرکے برادر موصوف کو مشکور فرماویں گے۔

ایک اعتراض کا جواب

اعتراض ایک اخبار والے نے حضرت اقدس کے اس الہام پر اعتراض کیا ہے۔ انی مع الرسول اجیب اُخطی و اصیبُ۔ وہ لکھتے ہیں کہ اس الہام کے یہ معنے ہیں کہ میں رسول (یعنی مرزا صاحب) کے ساتھ ہو کر جواب دونگا کبھی غلطی کروں گا اور کبھی درست جواب دُونگا اس سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کا خدا غلطی بھی کرتا ہے حالانکہ شریعت اسلامی بلکہ کسی مذہب میں بھی خدا کو غلطی سے متصف نہیں کیا گیا۔

جواب اوّل معترض نے اس اعتراض کو اپنے اخبار میں درج کر کے حاشیے کے طور پر چند ریمارک کئے ہیں ہم سلامؔ کہتے ہوئے اس حصہ سے اعراض کرتے ہیں اور اصل اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔ وھو ہذا:۔

قرآن مجید اور احادیث نبوی میں خدا تعالےٰ کے متعلق بعض ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جن سے وہ معنے جو لغت میں پائے جاتے ہیں مُراد نہیں ہوتے بلکہ ان سے مُراد وہ مفہوم لیا جاتا ہے جو اس قدوس ہستی کی شان کے شایاں ہے کیونکہ جس شخص کے متعلق کوئی لفظ بولا جاتا ہے اس شخص کے حالات پر نظر کر کے ہمیں اس لفظ کے معنے کرنے چاہئیں یہ مسلم امر ہے۔ معترض کو بھی اس سے انکار نہ ہوگا۔ مثلاً حضرت آدم کے متعلق نَسِیَ کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنے میں آدم بھول گیا یہی لفظ دوسرے مقام پر اللہ تعا۔ کے لئے بھی بولا گیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔

نسوا اللّٰہ فنَسِیَھم

اب کوئی شخص اس لفظ سے یہ مُراد نہیں لے گا کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ بھی کوئی بات بھول جایا کرتا ہے بلکہ اس مقام میں یہ معنے کئے جاوینگے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں چھوڑ دیا یہ معنے اسلئے کئے گئے ہیں کہ جو شخص کسی کو بھول جاوے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اُسے چھوڑ دیتا ہے جیسا کہ کسی شخص کے ہاتھ سے کوئی چیز زمین پر گر جاوے اور وہ اُسے بھول جائے تو یہی ہوگا۔ کہ وہ اُسے وہاں چھوڑ جائیگا۔ سو چونکہ بھول جانے کا نتیجہ چھوڑ دینا ہے اسلئے جب یہ لفظ اللہ تعالےٰ کے لئے استعمال کیا جاوے گا تو اس کے حقیقی معنے نہیں لئے جاوینگے بلکہ وہ مفہوم مُراد لیا جائیگا جو اس کے نتیجہ کے طور پر ہوتا ہے حقیقی معنے صرف اس لئے چھوڑ دئے جاوینگے کہ وہ معنے اس پاک ذات کے شایاں شان نہیں۔ اسی طرح قرآن مجید میں حضرت موسیٰ و خضر کے قصہ میں اللہ تعالیٰ کے متعلق خشینا کا لفظ استعمال کیا گیا ہے حالانکہ اس کے لغوی معنے ڈرنے اور خوف کرنے کے ہیں مگر اللہ تعالےٰ تو خوف اور خشیۃ سے منزّہ اور پاک ہے اس لئے ہم مذکورہ بالا قاعدہ کے مطابق اللہ تعالےٰ کے متعلق اس لفظ کے وہ معنے کرینگے جو اس لفظ کے نتیجہ کے طور پر ہوتے ہیں چنانچہ سب لوگ جانتے ہیں کہ جو شخص کسی چیز سے ڈرتا ہے اُسکے ڈر کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اس چیز سے اپنا بچاؤ کرتا ہے اور اس سے بچنے کے اسباب مُہیا کرتا ہے مثلاً جو شخص کسی بیماری سے ڈرتا ہے۔ طاعون یا ہیضہ سے۔ وہ ضرور ان سے بچنے کے لئے اُصول حفظان صحت پر عمل کرے گا ادویہ استعمال کرے گا۔ حتی کہ موقعہ پر نقل مکان اور تبدیلی آب و ہوا سے بھی دریغ نہیں کریگا۔ اور جو شخص سردی سے ڈرتا ہے وہ گرم اور جو گرمی سے خوف کرتا ہے تو سرد ادویہ استعمال میں لائیگا۔ غرض ڈرنے کا نتیجہ بچاؤ ہے اسلئے ہم خشینا کے معنے یہ کرینگے کہ اللہ تعالیٰ نے بچاؤ کیا کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ ان مومن مرد و زن کا لڑکا نیک نہیں بلکہ وہ اپنے والدین کو تکلیف اور دُکھ دے گا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس دُکھ سے اس کے والدین کو بچالیا اور اپنے بندہ خضر کے ذریعہ اس غلام ناشر کو قتل کروا دیا۔ گو لفظی معنے ڈرنا ہیں مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کی صفات حسنی کے خلاف ہیں اسلئے اللہ تعالےٰ کے لئے اس کا نتیجہ مراد لیں گے۔ یعنی اللہ نے اس غلام کی سرکشی سے بچاؤ اور اس کا انسداد کیا۔ اسی طرح حدیثوں میں ضحک کا لفظ اللہ تعالیٰ کے افعال میں شامل کیا گیا ہے جس کے معنے ہنسنے کے ہیں اور سب جانتے ہیں کہ ہنسا مُونھ اور ہونٹوں کی ایک خاص بناوٹ اور تبدیلی کا نام ہے مگر وہ ذات پاک تو ان جسمانی حدود سے پاک ہے اسلئے ہم اس کے لئے ضحک کے معنے ہنسا نہیں کرینگے بلکہ یہ معنے کرینگے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مُسرّت ظاہر کی اور خوشنودی کا اظہار فرمایا کیونکہ ہنسا مُسرّت کا نتیجہ ہے مگر جب یہ لفظ آدمی کے لئے بولا جاویگا تو وہاں ہنسا ہی سمجھا جاویگا۔ پہلی دو مثالوں میں علت سے مراد معلول لیا گیا ہے اور تیسری مثال میں معلول بولکر علت مرادلی گئی ہے۔ غرض قرآن شریف اور حدیث میں خدا تعالےٰ کے لئے جب ایسے الفاظ ہم کو ملیں تو اون سے وہ معنے ہرگز مُراد نہ لیں جو انسانوں کے متعلق سمجھے جاتے ہیں بلکہ ان کا وہ مفہوم خیال کرنا چاہیئے۔ جس سے ذات احدیت پر کوئی نقص وارد نہ ہو۔ قرآن اور حدیث کے علاوہ خود اُردو زبان میں یہ قاعدہ عام طور پر پایا جاتا ہے کہ ہر صفت اپنے موصوف کے مطابق اور ہر فعل اپنے فاعل کے موافق ہوا کرتا ہے۔ اس کی مثال میں بیٹھنے کا لفظ لیجیئے:۔

زید بیٹھا۔ دیوار بیٹھی۔ ساہوکار بیٹھ گیا۔ بفضل میٹھا شہنشاہ جارج پنجم انگلستان کے تخت پر بیٹھا:

اُوپر کی ہر مثال میں بیٹھنے کے مختلف معنے ہیں۔ زید کا بیٹھنا ٹانگوں کے خاص طور پر دُہرا کرنے سے ہوتا ہے۔ دیوار کا بیٹھنا گرنا ہے۔ دل کا بیٹھنا کمزور اور کم ہمت ہونا ہے۔ ساہوکار کا بیٹھنا۔ دیوالہ نکلنا اور غریب ہونا ہے اور جارج کا بیٹھنا۔ بادشاہ ہونا ہے۔ خواہ بادشاہ چلے پھرے لیٹے کھڑا ہو ہر حالت میں یہی کہیں گے کہ وہ انگلستان کے تخت پر بیٹھا ہے غرض جب ہر زبان میں اور خصوصاً عربی میں یہ قاعدہ جاری ہے۔ اور قرآن وحدیث میں اس کی مثالیں موجود ہیں تو حضرت اقدس ؑ کے اس الہام کے بھی معترض کو وہی معنے خیال کرنے چاہئیں جو خدا تعالےٰ کی صفات کے منافی نہ ہوں ۞

جواب دوم یہ قاعدہ مسلم ہے کہ جب کسی شخص کے کسی فقرہ کے کوئی معنے کئے جاویں تو یہ لحاظ رکھنا چاہئے کہ یہ معنے کہیں متکلم کے معتقدات کے خلاف تو نہیں ہیں۔ بلکہ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اس فقرہ کا وہ مفہوم مراد لیں جو متکلم کے منشاء کے خلاف نہ ہو کیونکہ تفسیر القول بمالا یرضی بہ قائلہ جائز نہیں اس کی مثال سنئے قرآن مجید میں صاف طور پر اس بات کا اظہار کر دیا گیا ہے کہ عیسائی مذہب صداقت سے عاری اور مسیح الوہیت سے خالی صرف ایک عاجز بندہ تھا مگر آج کل بہت سے عیسائی مُصنفوں کو دیکھا ہے کہ وہ مسیح کی الوہیت اور تثلیث و کفارہ پر قرآن شریف کی آیات بطور استدلال بیان کرتے ہیں میرے خیال میں معترض صاحب بھی ان کو یہی جواب دینگے۔ کہ جب قرآن شریف کھلے طور پر نام لے کر تمہارے ان فرضی مسائل کی تردید کرتا ہے تو ان اشاروں کے معنے بھی وہی کرنے چاہئیں جو کھلی کھلی آیات کے مطابق ہوں۔

غرض یہ قاعدہ بہت ہی ضروری ہے کہ متکلم کے منشاء اور معتقدات اور مذہب کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے کلام کے معنے کرنے چاہئیں۔ سو مولوی معترض صاحب کو خیال کرنا چاہیئے تھا کہ جب مرزا صاحب کے نزدیک قرآن مجید اور احادیث صحیحہ معیار عقاید اور جملہ معتقدات ہیں اور جو صفات اور افعال اللہ تعالیٰ کے قرآن شریف اور حدیث

حدیث نے بیان کئے ہین وہ بالکل درست اور حق ہین تو کس طرح مرزا صاحب کے کسی الہام کا ایسا مفہوم ہو سکتا ہے جو آپ کے اور معتقدات کے خلاف ہو۔ مرزا صاحب کا ملہم (یعنی خدا) جب اپنے ہزارون الہامون مین یہ تعلیم دیتا ہے کہ قرآن سب سے افضل اور قابل اطاعت قانون ہے اور اسلام ہی صرف لایق انقیاد اور زندہ مذہب ہے۔ تو اسکے کسی ایک الہام کے ایسے معنے کیون کئے جاوین - جو اس کے ہزارون لاکھون الہامون سے متناقض ہون -

جواب سوم ہر کتاب مین بعض عبارتین محکم ہوتی ہین - اور بعض متشابہات جو لوگ حق پسند نہیں ہوتے وہ متشابہات کو اصل قرار دے کر اس کتاب کے منشاء سے دُور چلے جاتے ہین لیکن حق پسند اور راستباز لوگ محکمات کو مرکز مقرر کر کے متشابہات کو بھی مرکز کی طرف لاتے ہین اور ان متشابہات سے ایسے معانی مُراد لیتے ہین جو محکمات کے خلاف نہین ہوتے - مثلاً قرآن مجید مین ایک جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - یضل بہٖ کثیراً ویھدی بہٖ کثیرا - ایک معترض اسی آیت پر اڑ جاوے کہ دیکھو جی مُسلمانون کا خدا لوگون کو گمراہ کرتا ہے - مولوی معترض صاحب اس کو یہی جواب دینگے کہ یہ آیۃ متشابہ اور محتاج تفسیر ہے اس کے وہ معنے کرنے چاہیئین جو محکم آیۃ کے موافق ہون چنانچہ وہ محکم آیت یہ ہے - وما یضل بہٖ الا الفاسقین - یعنے اللہ تعالےٰ کسی کو گمراہ نہین کرتا مگر ہان جو شخص خود فسق اختیار کرے اوس کے حصہ مین ضلالت بطور سزا آتی ہے میرے خیال مین مولوی صاحب کو چاہیئے تھا کہ اس الہام کو بھی متشابہات مین درج سمجھتے اور مرزا صاحب کے اور ہزارون محکم الہامون کے مطابق اس الہام کے معنے کرتے

جواب چہارم اب ہم اس الہام کے اصلی مفہوم کو ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہین - سُنئے - ایک شخص تیراندازی کر رہا ہو - اگر اس کا تیر نشانہ پر لگ جائے تو عربی زبان مین اس کے متعلق اصابؔ کا لفظ استعمال کرین گے - یعنی اس کا تیر نشانہ پر لگا - اور اگر تیرانداز کا تیر نشانہ سے اِدہر اُدہر ہو جائے تو دیکھنے والے عرب کہین گے - اخطاء - یعنی تیر نشانہ سے چوک گیا - اب یہ لفظ جب انسان کے متعلق استعمال کیا جاویگا - تو وہان یہ معنے مفہوم ہون گے کہ اس کا ارادہ اس کا منشاء اس کا خیال پُورا نہ ہوا - درست نہ نکلا مگر چونکہ اللہ تعالےٰ تمام عیبون سے پاک ہے اور ہر قسم کے نقصون سے مُنزّہ ہے اسلئے اس کے متعلق یہ معنے مراد نہین لئے جاوینگے بلکہ اس کی شان کے مطابق کوئی معنے کئے جاوینگے - اس الہام کی پُوری عبارت یہ ہے کہ :-

انی مع الرسول اجیب اخطی و اصیب

یعنی مین اپنے اس (احمدؑ قادیانی) رسُول کے ساتھ ہو کر دشمنو کو جواب دیتا ہون اور اون کے حملون کو دفع کرتا ہون اور انکو فوق العادت قہری نشانون سے ہلاک کرتا ہون ہان بعض دفعہ اون کو چھوڑتا ہون اور بعض دفعہ ہلاک کرتا ہون یہ معنے اس لئے ہم نے کئے ہین کہ جب کوئی شخص کسی جانور کو نشانہ بناتا ہے اور اس کا تیر خطا جاتا ہے تو نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ وہ جانور ہلاکت سے محفوظ ہو جاتا ہے اسی طرح خدا تعالےٰ دشمنو کو ہلاک کرتا ہے مگر بعض دفعہ بعض دشمنون کو کسی مصلحت کی وجہ سے ڈھیل بھی دیدیتا ہے اور اُنپر حملہ نہین کرتا یا کرتا ہے تو بالکل ہلاک نہین کرتا - گو عام معنے اخطاء کے خَطِیَ کے ہین مگر چونکہ یہ معنے خدا تعالیٰ کی صفات کے خلاف ہین اسلئے ہم اس لفظ کے وہ معنے کرینگے جو خطاء کے نتیجہ مین پیدا ہوتے ہین یعنی محفوظ کرنا - اسکی مثال پہلے بھی دے آیا ہون کہ فَنَسِیَھُمْ کے معنے ہین اللہ بھول گیا - مگر چونکہ یہ معنے خدا کی صفات کے خلاف ہین اس لئے ہم اس لفظ کے وہ معنے کرینگے جو بھُولنے کا نتیجہ ہین - یعنی چھوڑ دینا - اسی طرح چونکہ اخطاء کا نتیجہ محفوظ کرنا ہے اس لئے اس الہام کے یہ معنے کئے جاوینگے کہ ہم دشمنون کا مقابلہ تو کرتے ہین مگر بعض کو سزا سے ایک وقت کے لئے یا اس دنیا مین بچا لیتے ہین اور بعض کو ہم فوراً ہلاک کر دیتے ہین - ہمین ان معنون کا یقین زیادہ بڑھ جاتا ہے - جب ہم خدا کے فعل کو ان کا مؤید پاتے ہین - چنانچہ حضرت اقدسؑ کے مخالف دو قسم کے ہین ایک وہ جن پر شاہی غضب کا حملہ ہُوا اور اصیب کے مطابق وہ فوراً ہلاک کئے گئے جیسے لیکھرام ڈوئی - چراغ الدین - غلام دستگیر فقیر مرزا احمد بیگ وغیرہ وغیرہ - دوسرے وہ جن کی طرف خدا کے غضب نے ایک مدت تک رُخ نہین کیا - اور اگر کیا بھی تو شدت سے نہین کیا کیونکہ قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ بعض مجرمون کو ڈھیل دیجاتی ہے - جیسے آتھم ثناء اللہ عبد الحکیم - مگر یہ ایک وقتی بات ہے، ورنہ ہر شخص جو اس جری اللہ کا مخالف ہے ذلیل کیا جاویگا - تباہ ہوگا - ہلاک ہوگا کوئی جلدی اور کوئی دیر مین - کوئی دُنیا مین اور کوئی آخرت مین اگر اب بھی معترض کو تسلی نہ ہو تو ہم ایک اور جواب دیتے ہین عربی لغت مین جب اس لفظ کی تحقیق کی جاتی ہے تو منجملہ اور معانی کے اخطأ کے ایک معنے یہ بھی ہین - ادخع فی الخطأ - یعنی دوسرے کو گمراہ کیا غلطی مین ڈالا - اصاب اسکی ضد ہے یعنی دوسرے کو راہ راست بتائی ہدایت دی - تو اس طرح پر اس الہام کے یہ معنے ہوئے کہ مین اس رسُول کی صداقت پر بہت سے دلائل پیش کرتا ہون اور مخالفون کے اعتراضات کا جواب دیتا ہون مگر بہت سے لوگون کو ان براہین اور دلائل سے گمراہ کرتا ہون اور بہتون کو راہ راست دکھاتا ہون - ان معنون کے لحاظ سے اب کوئی اعتراض باقی نہین رہتا - کیونکہ یہ معنے قرآن مجید کے بالکل موافق ہین جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے :-

یضل بہٖ کثیراً ویھدی بہٖ کثیرا

یعنی اللہ تعالیٰ ان امثال کے ذریعہ جو وہ قرآن شریف مین بیان کرتا ہے - بہتون کو گمراہ کرتا ہے اور بہتون کو ہدایت دیتا ہے چنانچہ ہم جب عملی طور پر ان معنون کا مشاہدہ کرتے ہین تو اون کی سچائی صاف طور پر نظر آتی ہے - حضرت صاحب کی صداقت ثابت کرنے کے لئے خدائے تعالیٰ نے آپ کو معجزات کے ساتھ بھیجا - ہزارون پیشگوئیان پُوری کین اور آپکے دعوے کے اثبات کے لئے ہزارون دلائل و براہین بیان فرمائے - نتیجہ یہ نکلا کہ بہت سے سعادت مندون کو راہ حق نظر آگئی - اور وہ ہدایت پاگئے مگر بہت سے ایسے بھی ہین جو بجائے راستی اختیار کرنے کے اور زیادہ گمراہ اور بے راہ ہوئے اور اپنے فسق کی وجہ سے ہوئے - غرض ان معنون کے لحاظ سے یہ الہام اور آیت کریمہ

یضل بہٖ کثیراً ویھدی بہٖ کثیرا -

ایک ہی مفہوم اپنے اندر رکھتی ہین ؏

جواب پنجم راستبازون کے متعلق یہ ایک سُنّت اللہ ہے کہ جو بات انکی قابل اعتراض سمجھی جاتی ہے اگر کوئی سوچنے والا سوچے تو وہی قابل اعتراض بات انکی صداقت کی ایک بڑی بھاری دلیل ہوتی ہے چنانچہ مولوی معترض نے حضرت اقدس کے اس الہام پر اپنی طرف سے ایک اعتراض کیا اور آپ کی صداقت کو باطل کرنا چاہا لیکن اگر وہ غور کرین تو صرف یہی ایک الہام حضرت اقدسؑ کی سچائی ثابت کرنے کے لئے کافی بُرہان ہے - اسکی تفصیل اس طرح پر ہے کہ اس الہام کے مُتعلق دو ہی صورتین ذہن مین آسکتی ہین ایک تو یہ کہ یہ الہام سچا ہے یعنی خدائے تعالےٰ کی طرف سے ہے - دوسری صورت یہ ہے کہ خدا کی طرف سے

نہین بلکہ (معاذ اللہ) مرزا صاحب نے خود گھڑ لیا ہے پہلی صورت تجویز کیجاوے تو اس الہام کے ماننے مین نہ ہمین نہ مولوی معترض کسی کو بھی انکار نہ ہوگا۔ اور اگر دوسری صورت فرض کی جاوے تو وہ ناممکن معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ اعتراض پڑتا ہے کہ اگر واقعی مرزا صاحب معاذ اللہ جھوٹے تھے۔ اور لوگون کو پھانسنا چاہتے تھے۔ تو یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ ایسا الہام بنائین جو قابل اعتراض ہو۔ حالانکہ مرزا صاحب عربی کے عالم تھے۔ جیساکہ آپ کی بیسیون بے نظیر کتابین شہادت دیتی ہین اور یہ الہام تو ایک معمولی عربی دان بھی سمجھ سکتا ہے اور ممکن نہیں ایک مفتری جو اعتراض بات پیش کر کے اپنا تانا بانا اودھیڑ دے۔ اگر کہو کہ مرزا صاحب کو اس اعتراض کا خیال نہ آیا ہوگا تو یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ حقیقۃ الوحی مین اس الہام پر نمبر ڈالکر حاشیہ مین آپنے ذکر کیا ہے کہ یہ الہام بظاہر قابل اعتراض ہے مگر اس کا مطلب یہ ہے۔

ناظرین کو خیال کرنا چاہیئے کہ ایک مفتری کو کیا ضرورت ہے کہ ایک سلسلہ بنا کر لوگون کو اپنی طرف مائل کر کے ہزارون دلچسپ الہام بنا کر خواہ مخواہ بے ضرورت ایک قابل اعتراض الہام گھڑے اور لوگون کی نظرون مین اپنے آپ کو مشتبہ بنا دے۔ اور بعض قلوب کو متنفر کر دے۔ مفتری کی تو یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ کسی طرح لوگ پھنسین نہ کہ متنفر ہون۔ مرزا صاحب کے اس الہام کے بیان کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ یہ الہام واقعی خدا کی طرف سے ہے۔ اور آپ ایک امین کی طرح اوس کے بیان کرنے پر مجبور ہین۔ بیان کرتے ہین اور پھر تاویل کرتے ہین۔ اگر منگھڑت ہوتا تو اتنا دردسر مول لینے کی کیا ضرورت تہی۔ کیا سلسلہ کا اجرا نہین ہوگیا تہا۔ ہزارون الہامون پر لوگونکو یقین نہ تہا؟ مگر آپ کیا کرتے۔ آپ کی زبان تو اس قادر ملہم کے ہاتھ مین تہی۔ جو اوسنے کہلوایا کہدیا۔ جب چپ کرایا۔ خاموش ہوگئے۔ سچ ہے:۔

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحیٌ یوحیٰ +

اس فریبی سے بچو

برادر غلام حیدر صاحب نمبردار گوچک ضلع گوجرانوالہ سے لکھتے ہین

ایک شخص عمر قریباً ۲۵ سال۔ میانہ قد۔ گورا رنگ۔ گول چہرہ۔ لاغر جسم۔ کچھ خواندہ۔ اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتے ہوئے احمدیون کو ٹھگتا پھرتا ہے۔ داؤ لگے چوری بھی کر لے جاتا ہے اپنے آپکو حاجی اور ساکن بیگووال یہان ظاہر کیا۔ احباب کو احتیاط کرنی چاہیئے ÷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سفر کبیر

مخفی نہ رہے کہ مورخہ ۷۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء کو یکمترین لکھنؤ سے دارالامان قادیان کو بغرض دیدار حضرت خلیفۃ المسیح امیر المؤمنین مطلوب الصادقین روانہ ہوا۔ چونکہ راستہ مین بٹالہ بھی پڑا۔ طبیعت نے آمادگی ظاہر کی کہ مولوی محمد حسین صاحب کے مکان پر چلکر دو دو باتین کر لون۔ چنانچہ بسواری یکہ اون کے مکان پر پہونچا۔ مولویصاحب مذکور بام پر تہے۔ کمترین کی آواز سنکر اپنی کھڑکی سے سر نکالا کہا کون! مینے کہا کہ خادم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ نام میرا کبیر۔ غرضکہ مولویصاحب اپنے کوٹھے پر سے اُتر کر اخلاق سے پیش آئے۔ لاکن مولوی صاحب مین چلبلاہٹ اور وحشت زیادہ پائی گئی۔ مجھ کو اپنے ایک تاریک کمرے مین لے گئے۔ اور کہا۔ بیٹھو بیٹھو بیٹھو۔ مسیح نے تمہارے کیا کام کیا۔ بتاؤ بتاؤ بتاؤ۔ عاجز نے بھی بقول شخصے جیسی تیری تومڑی ویسے میرے راگ۔ جواب دیا کہ خنزیر کو مارا مارا مارا صلیب کو توڑا توڑا توڑا۔ اس جواب پر بھی مولویصاحب نے کہا کہ مرزا صاحب نے دین کو بگاڑا (نعوذ باللہ) میرے خیال مین کوئی بھی شریف انسان خواہ کسی مذہب و ملت کا ہو۔ مولویصاحب کی صحبت کو ایک لمحہ کے لئے پسند نہین کر سکتا۔ پس کمترین یکہ پر سوار ہو کر بہیئت مستقیم دارالامان روانہ ہوا اور بحمایت پروردگار منزل مقصود پر پہونچا دیکھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح دام اقبالہٗ درس قرآن شریف جماعت احمدیہ کو دیکر مسجد اقصےٰ سے گہر کی طرف آرہے ہین دائین بائین آپ کے صحابہ رشید مین کمترین بھی جا ملا اور السلام علیک حضرۃ امیر المؤمنین کی خدمت مین بجا لایا۔ حضرت صاحب نہایت نورانی خندہ پیشانی سے جیساکہ بزرگ اپنے بچّون کو دیکھ کر خوش ہوتے ہین احقر سے مصافحہ کیا اور فرمایا کب آئے خادم نے اوسط آواز سے عرض کیا کہ ابہی حاضر خدمت ہوا ہون دوسرے دن درس قرآن شریف مین کمترین بہی شامل ہوا۔ سورہ زخرف طالب علمون نے تلاوت کی۔ آیۃ علمٌ للساعۃ کی بابت حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ اکثر دن کا خیال ہے کہ عِلم کے معنے نشان کے ہین اور نشان سے مُراد حضرت مسیح ہین کیونکہ وہ نشان ہین۔ قیامت کے اسموقع پر حضرت امیر المؤمنین نے کیا خوب صاف اور سیدھے معنے بیان فرمائے جو ہدیہ ناظرین ہین کہ اگر اس لفظ کے معنے نشان کے ہین تو عَلَم ہوتا نہ کہ عِلم اور اگر نشان حضرت مسیح ہین تو وہ بھی مرے اور ہم سب کو بھی اسی طرف جانا ہے۔ تنّی ھمبن (زخرف) مکّہ سے لے جاوینگے (ہجرت) محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ پہر کمترین ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء کو بوقت ظہر اپنے دن کے قادیان کے بازار مین ملاوامل صاحب آریہ عطار کی دُکان پر اون کی ملاقات کو گیا۔ ملاوامل صاحب مولوی بٹالوی سے ایمان مین اچھے رہے۔ بعد مزاج پُرسی وغیرہ کے ملاوامل صاحب بولے کہ میرا جوانی کا کچھ وقت جو برسون پر شمار ہو سکتا ہے۔ حضرت میرزا صاحب کے پاس اکثر آنے جانے مین گذرا ہے۔ میرزا صاحب اپنے نبی پر فدا شدہ اور اون کے نقش قدم چلنا زندگی کا مشن سمجھتے تہے۔ ایسے بہت کم مسلمان مجھے دیکھنے مین آئے ہین جو اپنے نبی کے نقش قدم پر چلنے والے ہون۔ میرزا صاحب کو میٹھی روٹی دہی سے صبح کے وقت کھانے کا بہت شوق تہا۔ میرے پاس حضرت صاحب کی بہت کچھ تحریرات ہین کہ جو قابل دید ہین۔ مینے انکو تبرکاً رکھا ہے۔ لوگ مجھ سے مانگتے ہین مین نہین دیتا ہون لیکن آپ کو دونگا (یعنے اس احقر کو) مین نمستے کہہ کر اون سے رخصت ہوا۔ اور مورخہ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء کو قادیان سے دہلی روانہ ہوا۔ قادیان کی واپسی مین بہی بٹالہ پڑا۔ جیون جان مسلمان اسٹیشن ماسٹر صاحب بٹالہ اور مجھ سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گفتگو رہی اور خوب رہی کہ جہان اتفاق سے مولوی محمد حسین صاحب موجود تہے امرتسر جا رہے تھے اون کے ساتھ اون کا قرۃ العین ابو الحق بھی تھا کہ جو اپنا سے جتا ہین اپنے باپ کی وحشت اور کمزوری پر باپ کے سامنے ہنستا تھا۔

والسلام۔ باقی آیندہ انشاء اللہ

خاکسار کبیر الدین احمدؐ۔ احمدی۔ بشیرت گنج۔ لکھنؤ

اسلام کے دردمند۔ علمائے دیوبند

اِس اشتہار مین احباب سہارنپور نے حضرت مسیح ناصری کی وفات کا ثبوت دیتے ہوئے دیوبندیون سہارنپوریون کو جگایا ہے ÷

ذیابیطس

مُصنّفہ زبدۃ الحکماء حکیم ڈاکٹر حاجی غلام نبی صاحب موچی دروازہ۔ لاہور ÷

ایک مختصر رسالہ ہے۔ جس مین مرض مذکور کی ماہیت و اسباب پیدایش بطریق ڈاکٹری و یونانی و ویدک اور بہت سے نسخہ جات سنیاسیون۔ سادہوؤن اور زمانہ حال کے ڈاکٹرون کے درج کئے گئے ہین۔ قیمت فی نسخہ ایک روپیہ (عہ ر)

مبارک

ہم اس خبر کو نہایت خوشی کے ساتھ شائع کرتے ہین کہ ہمارے مکرم دوست عبد الرشید خانصاحب ساکن بنارس کی ہمشیرہ کا نکاح مخدومی خانصاحب مولوی نواز حسین خانصاحب

۔۔۔ ما سعزز احمدی بزرگ مولوی الٰہی بخش صاحب نے پڑھا۔ عزیز بخشی خلیل الرحمٰن صاحب نے اس تقریب پر وعظ کیا۔ مہر گیارہ ہزار درم شرعی مقرر ہوا۔ ہم صدق دل سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو فریقین کے واسطے موجب برکات اور مثمر ثمرات کرے۔ آمین ✤

ٹریکٹوں کے واسطے اپنے نام رجسٹر کرالیویں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی توجہ سے جماعت احمدیہ کے ہونہار نوجوانوں نے بہت ٹریکٹ اور ہینڈبل نصرت اسلام میں لکھ کر چھپوائے اور شائع کئے ہیں چونکہ ایسے ٹریکٹ عموماً مفت شائع کئے جاتے ہیں اسواسطے اون کے متعلق ہمیشہ یہ اشتہار ہوا کرتا ہے کہ جو صاحب منگوانا چاہیں وہ ٹکٹ بھیجکر منگوالیں یہ بات تو درست ہے۔ لکھنے اور چھاپنے کا خرچ تو مؤلف نے یا اس کی جماعت نے اٹھایا۔ اب خرچ ڈاک اس پر نہیں پڑھنا چاہیئے۔ لیکن جو اصحاب اس مطلب کے واسطے دو پیسے کا ٹکٹ ایک لفافہ میں ڈالکر روانہ کرتے ہیں وہ ایک آنہ خرچ کرتے ہیں تب اون کو ٹریکٹ پہونچ سکتا ہے اور خط وکتابت میں وقت ضائع ہوتا ہے اور دیر بھی ہو جاتی ہے اگر اس کی بجائے انکو بیرنگ پیکٹ روانہ کیا جاوے تب بھی وہی ایک آنہ انکو دینا پڑیگا۔ لیکن رسالہ جلد پہونچ جائے گا۔ اور بروقت تقسیم ہوگا۔ اسواسطے ہمارے خیال میں ایسے لوگ جو پسند کریں اپنے نام بدر میں شائع کرادیں۔ تاکہ قادیان سے یا دوسرے مقامات سے اگر کوئی ہینڈبل یا ٹریکٹ یا پرچہ اشتہار شائع ہو تو ادنکو فوراً پہونچ جایا کرے ✤

روح اللہ

اب اس وقت دو ٹریکٹ ہمارے پاس تقسیم کے واسطے ہیں ایک عیسائیوں کے رسالے روح اللہ کا جواب۔ جسمیں یہ دکھایا گیا ہے کہ روح اللہ سے کیا مراد ہے یہ رسالہ ہمارے فاضل دوست مولوی حافظ روشن علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے لکھا ہے اور دفتر بدر سے مل سکتا ہے۔

دوسرا ٹریکٹ میرا وہ ایک لیکچر ہے جو میں نے ہوشیارپور میں دیا تھا۔ اُسکے تھوڑے سے نسخے یہاں ہیں ✤

القادر رحمانی بہ پردید فیصلہ ابواحمد رحمانی

ابواحمد رحمانی کوئی صاحب بنگال میں ہیں جو کہ سلسلہ حقہ کی مخالفت میں بڑے جوشیلے ہیں۔ اور کئی ایک رسالے چھاپ کر شائع کرچکے ہیں اون کی تحریروں میں پراگندہ اقوال۔ غلط استدلال اور کذب وافترا کو پبلک پر ظاہر کرنے کے واسطے ہمارے مکرم حضرت مولانا مولوی ابوالمجد محمد عبدالماجد صاحب پروفیسر عربی و فارسی ٹی ان جوبلی کالج بھاگلپور نے ایک کتاب تصنیف کی ہے جو مولویصاحب موصوف سے اور دفتر تشحیذ الاذہان سے بقیمت چھ آنہ فی نسخہ ملسکتی ہے۔ احباب منگوا کر شائع کریں اور بالخصوص اوس علاقہ کے لوگوں میں مفت تقسیم کردیں ✤

رسید زر

(مورخہ ۱۵ - جولائے ۱۹۱۳ء)

۱۲۰۷ - سیٹھ موسیٰ صاحب ۳۰ - جون ۱۳ء سے یکم جولائے ۱۴ء تک للعہ
۱۳۹۶ - شیخ محمد حسین صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۲۷۸۸ - میاں محمد زمان صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۲۱۰۶ - مرزا غلام احمد صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 للعہ
۴۵ - مولوی عزیز بخش صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۱۴۵۳ - مرزا افضل بیگ صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۳۰۵ - منشی ہمزاد اللہ صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۳۶۹ - ولی محمد صاحب 〃 〃 〃 〃 عہ/
۱۳۰۳ - چودھری غلام حسین صاحب 〃 〃 〃 〃 عہ/
۲۰۸۴ - مرزا غلام اکبر خانصاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۱۳۴۵ - سید محمد دین صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۱۱۳۸ - منشی محمد حسین صاحب 〃 〃 〃 للعہ
۲۰۰۹ - منشی خوشی محمد صاحب 〃 〃 〃 للعہ

(مورخہ ۱۶ - جولائے ۱۳ء)

۱۸۸۷ - شیخ مولا بخش صاحب ۳۰ - جون ۱۳ء سے یکم جولائے ۱۴ء تک للعہ
۱۷۵۹ - نور احمد صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 للعہ
۱۴۴۸ - سردار امام بخش صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 للعہ
۲۲۷۷ - مولوی نور احمد صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 عہ/
۳۰۱۳ - شیخ محمد اختر علی صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 عہ/
۲۰۸۶ - بابو آغا محمد صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 عہ/
مرزا غلام قادر صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 عہ/
۴۴ - چودہری محمد نواب خانصاحب 〃 〃 〃 〃 〃 للعہ

(۱۷ - جولائے ۱۳ء)

عبدالغنی صاحب شجاع آباد ملتان عہ

۱۴۷۷/۱۰۱۹ - چودہری پیر اندتا صاحب ۳ - جون ۱۳ء سے یکم جولائی ۱۴ء تک للعہ
۲۱۶۴ - منشی غلام حیدر صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 للعہ
۱۳۶ - منشی عبداللہ صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 للعہ
۵۸۳ - سید عظیم الدین صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 للعہ
۶۸۰ - چودہری غلام حسین صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 للعہ
۱۱۲۰ - شیخ فتح محمد صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 للعہ
۲۲۰۰ - بابو عبدالغنی صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 للعہ
۴۵۴ - شیخ محمد حسن صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 للعہ

۱۸ - جولائے ۱۳ء (جمعہ)

۱۸۶۹ - میاں غلام محمد صاحب ۳ - جون ۱۳ء سے جولائی ۱۴ء تک للعہ
۲۰۵۰ - بابو عبدالمجید صاحب ۳۰ - اکتوبر ۱۳ء سے ۳۰ اپریل ۱۴ء تک عہ/

۱۹ - جولائے ۱۳ء ہفتہ

۳۴۷ - میاں صدرالدین صاحب یکم جولائے ۱۳ء یکم جولائے ۱۴ء تک للعہ
۱۸۹۷ - ملک غلام محمد صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۱۵۰۵ - چودہری غلام محمد صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ

(۲۱ - جولائے ۱۳ء پیر)

۱۱۱۸ - منشی الٰہی بخش صاحب وستی یکم جولائے ۱۳ء سے یکم جنوری ۱۴ء تک عہ/
۲۱۹ - میاں محمد بن محمد خلیل صاحب یکم نومبر ۱۲ء سے یکم نومبر ۱۳ء تک للعہ
[illegible] - [illegible] الدین صاحب یکم [illegible] ۱۳ء سے یکم [illegible] ۱۴ء تک للعہ
۹۷۷ - بابو برکت علی صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ
۹۴۹ - شیخ غلام حسین صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 للعہ
۲۵۹۹ - سید کبیرالدین صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 للعہ
۲۴۹۲ - مولوی رحمت اللہ خان صاحب 〃 〃 〃 للعہ
۴۲ - میاں احمد علی صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ

(۲۲ - جولائے ۱۳ء)

۲۰۰۸ - منشی عبداللہ صاحب ۳ - جون ۱۳ء سے یکم جولائے ۱۴ء تک عہ/
۱۴۵۴ - میاں غلام امام صاحب 〃 〃 〃 〃 للعہ

(۲۳ - جولائے ۱۳ء)

۳۰۳ - ملک شیر محمد خان صاحب للعہ
۲۰ - عبدالواحد خانصاحب للعہ

(۲۴ - جولائے ۱۳ء) جمعرات

۳۱۵ - میاں علی محمد صاحب نومبر ۱۲ء سے نومبر ۱۳ء عہ/
۶۸ - امیرالدین محمد اسمٰعیل صاحب للعہ
۹۴۰ - ہاشم علی صاحب للعہ
۱۶۰۹ - عبدالحق صاحب للعہ
۱۶۷۶ - میاں غلام محی الدین صاحب للعہ

ایک سیّد زادی کے واسطے ضرورت نکاح

احمدی نوجوان آسودہ حال لکھا پڑھا۔ قوم سیّد۔ اضلاع ہوشیار پور۔ جالندھر۔ لودیانہ امرتسر۔ گورداسپور کا ہو۔ لڑکی بالغہ ہے۔ خط وکتابت ن۔ د معرفت دفتر بدر ہو۔ خط کے ساتھ چار آنے کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ خط آنے پر شہر کا پورا پتہ خط نویس کو لکھا جائے گا۔ اور خط شہر کو بھیجا جاوے گا اس کے بعد دفتر بدر کسی امر کا ذمہ دار نہ ہو گا +

مصالح العرب کی قیمت آج تک ۲۶۱ احباب نے عطاء کی ہے۔ جن میں سے بعض احباب نے ایک سے زیادہ پرچے خریدے ہیں۔ ۲۸۵ پرچے باہر مختلف اشخاص کے نام جاری کئے گئے ہیں۔ بعض جگہ ایک ہی شخص کو زیادہ پرچے بھیجے جاتے ہیں تاکہ وہ آگے تقسیم کر دے۔ صرف ۲۷ دوستوں نے ہندوستان میں اپنے نام پرچہ جاری کرایا ہے باقی سب نے ولایت بھجوایا ہے ٭

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سُرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا، اس عرصہ میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے اس سرمہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سُرمہ دُھند جالا۔ پڑوال اور سبل اور سُرخی ابتدائی موتیا بند وغیرہ کے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت سُرمہ قسم اوّل عا/ قسم دوم عہ/ قسم سوم عم/ اصلی قیمت ممیرا ۸ روپیہ۔ فی تولہ۔

ترکیب استعمال۔ ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سُرمے کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جاوے یہ سُرمہ جن کی آنکھیں موسم گرما میں دُکھتی ہوں اون کے لئے بہت مفید ہے +

ست سلاجیت +

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضا نافع مرع۔ مشہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دق و شیخوخیت و قاتل کرم شکم۔ منفعت سنگ گردہ و مثانہ و سلس البول و سیلان منی و بوست و درد مفاصل وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے بقدر دانہ نخود بہمراہ شیر گاؤ صبح کے وقت استعمال کریں قیمت قسم اوّل عہ/ قسم دوم ۸/

المشتہر۔ احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر قادیان ٭

واللہ یحب المحسنین

دُنیا کا کیا زر و مال جمع تو کیا ذوق ٭ کچھ فائدہ بے دست کرم اُٹھ نہیں سکتا

مذکورہ بالا اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے محض خلق اللہ کی بہتری کی نیت سے ہم نے اپنے کارخانہ کی مجرب ادویات آج سے ایک ہفتہ تک ½ **نصف قیمت** پر فروخت کرنے کا ارادہ کیا ہے لہذا ناظرین بدر بہت جلد درخواستیں بھیجکر اس رعایت سے مستفید ہوں ورنہ پوری قیمت دینی پڑیگی محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار ہو گا ٭

حبوب مسیحائی۔ رقت منی سُرعت انزال کثرت احتلام جریان۔ نامردی۔ سستی۔ کمزوری۔ کجی۔ لاغری۔ ضعف باہ۔ دوا رعشہ وغیرہ امراض کا علاج ہونے کے علاوہ اعلیٰ درجہ کی مقوی باہ ہیں۔ نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا ان گولیوں کا ادنیٰ کرشمہ ہے یہ گولیاں تمام ہندوستان کے نامور ڈاکٹر بکثرت استعمال کر رہے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۶۰ گولی عہ/ رعایتی عہ/ ۱۲۰ گولی للعہ/ رعایتی عا/۔ ۲۴۰ گولی سے رعایتی للعہ/ ٭

سُرمہ نور:۔ یہ عجیب و غریب سُرمہ آنکھوں کی قریباً تمام کی تمام امراض کا ہی علاج ہے۔ بینائی کو بڑھاتا ہے۔ پانی جانا سرخی۔ خارش۔ ککرے وغیرہ کو گھنٹوں میں ہٹاتا ہے کمزور بینائی کے لوگوں کے لئے ازحد مفید ہے فی تولہ عہ/ رعایتی عہ/۔ دو تولہ کے لئے للعہ/ رعایتی عا/

مسیحائی پٹی:۔ اس پٹی کے خارجی طور پر استعمال کرنے سے نامردوں اور مخلوقوں کی سُست رگوں سے پانی خارج ہو کر پوری مُردمی حاصل ہوتی ہے کئی مایوس و نامراد مریضان جلق و لواطت اس کے استعمال سے مُراد کو پہنچکر نامرد سے مرد کہلانے کا حق حاصل کر چکے ہیں چند دنوں میں مرد بننا ہو تو خرید دنی بکس چار روپیہ۔ رعایتی دو روپے ٭

جوہر یوسفی:۔ بازار مصر کا تماشا دیکھنے کے تمنائی اصحاب کو خوشخبری ہو کہ اعلےٰ درجہ کے میڈیکل اجزا کو کیمیکل اصولوں کے مطابق ترکیب دیکر یہ جوہر تیار کیا گیا جس کے چند روزہ استعمال سے حُسن چمک اُٹھتا ہے۔ چہرہ پُر نور بنجاتا ہے۔ کیل۔ چھایاں۔ جھائیں داغ دھبہ بدنما جیسے دور ہو جاتے ہیں۔ شرفاء و بیگمات اس عجیب جوہر کی دل سے قدردان ہیں اور ہمیشہ اپنے پاس رکھتے ہیں فی شیشی خورد عہ/ رعایتی عہ/۔ کلاں للعہ/ رعایتی عا/ ٭

مینیجر شفاخانہ نسیم صحت۔ کوٹھہ بھائی سا ہو امرتسر پنجاب

اصلی ست سلاجیت قسم اعلیٰ

جو بہت محنت سے طیار کیگئی ہے۔ مقوی جمیع اعضائے رئیسہ۔ بدن کو قوت دیتی ہے ایک مفرد قدرتی دوائی ہے جو پہاڑوں سے نکلتی ہے پہاڑ کی مومیائی ہے۔ جریان اور کثرت پیشاب کا علاج۔ جوڑوں کے درد کو مفید ہے بلغم کو کاٹتی ہے اور قوت بدنی کو بڑھاتی ہے۔ قیمت فی تولہ عا/ ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان ٭

ڈاکٹروں اور کمپونڈروں کے لئے خوشخبری

(۱) حال ہی میں گگروں کی ایک دوائی طیار ہوئی ہے جو کہ انگریزی دوائی کی طرح لگائی جاتی ہے یہاں اس دوائی سے بفضلہ بہت سی بیماریوں کو بہت ہی فائدہ ہوا ہے ہم انکی سندات بھی پیش کر سکتے ہیں قیمت فی تولہ عہ/

سُرمہ عزیزی یہ سُرمہ بھی گگروں کے لئے طیار ہوا ہے اس میں توتیا کو کیمیاوی ترکیب میں لا کر اس میں اور بہت سے اجزا شامل کئے گئے ہیں فی تولہ

بال اُڑانیکا پوڈر جس سے تین منٹ میں بال صاف ہو جاتے ہیں جلد نرم اور صاف ہو جاتی ہے پھر ارزاں اس قدر کہ فی سیر ایک روپیہ میں دیا جاوے گا ٭

برص کا علاج۔ سفید سفید داغ جو جسم پر پڑ جاتے ہیں جسے بدن بہت ہی بدزیب ہو جاتا ہے یہ داغ خون کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں ایسے داغوں کو جذام کی ایک قسم مانا گیا ہے ہمنے اس کے لئے ایک نہایت عمدہ دوائی طیار کی ہے جس سے بہت جلد یہ بدنما داغ دُور ہو جاتے ہیں اور یہ دوائی انشاء اللہ تعالیٰ کر فقط تھوڑے دن ہی اپنا خاصہ اثر دکھائے گی۔ قیمت دوائی جو ایک ماہ کے لئے کافی ہو۔ عہ/ ع۔ معرفت بدر ایجنسی۔ قادیان ٭

عربوں کے پتے درکار ہیں:۔ مصالح العرب کے واسطے کچھ پتے تو مولوی فاضل حاجی سید عبد الحی صاحب لائے تھے اور کچھ اور درکار ہیں عرب۔ مصر۔ امریکہ وغیرہ بلاد میں جہاں لکھے پڑھے عرب موجود ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف کے نوٹ

مرتبہ محمد صادق عفاء اللہ عنہ * جو حضرت کو دکھا کر چھاپے جاتے ہین * * *

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

خلاصہ یہ کہ مین اس بات کو بالکل سمجھ نہین سکتا۔ کہ ایک شخص خدا تعالیٰ پر ایمان لادے اور اسکو واحد لاشریک سمجھے۔ اور خدا اسکو دوزخ سے تو نجات دے مگر نابینائی سے نجات نہ دے۔ حالانکہ نجات کی جڑھ معرفت ہے۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من کان فی ھذہٖ اعمٰی فھو فی الاخرۃ اعمٰی و اضل سبیلاً۔ یعنی جو شخص اس جہان مین اندھا ہے وہ دوسرے جہان مین بھی اندھا ہی ہوگا یا اس سے بھی بدتر۔ یہ بات بالکل سچ ہے کہ جس نے خدا کے رسُولون کو شناخت نہین کیا اُس نے خدا کو بھی شناخت نہین کیا۔ خدا کے چہرے کا آئینہ اُسکے رسُول ہین۔ ہر ایک جو خدا کو دیکھتا ہے اسی آئینہ کے ذریعہ سے دیکھتا ہے۔ پس یہ کس قسم کی نجات ہے کہ ایک شخص دنیا مین تمام عمر آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مکذب اور منکر رہا۔ اور قرآن شریف سے انکاری رہا اور خدا تعالیٰ نے اُسکو آنکھین نہ بخشین اور دل نہ دیا اور وہ اندھا ہی رہا اور اندھا ہی مرگیا اور پھر نجات بھی پاگیا یہ عجیب نجات ہے اور ہم دیکھتے ہین کہ خدا تعالیٰ جس شخص پر رحمت کرنا چاہتا ہے پہلے اس کو آنکھین بخشتا ہے۔ اور اپنی طرف سے اوس کو علم عطا کرتا ہے۔ صدہا آدمی ہمارے سلسلہ مین ایسے ہونگے کہ وہ محض خواب یا الہام کے ذریعہ سے ہماری جماعت مین داخل ہوئے ہین۔ اور خدا تعالےٰ کی ذات وسیع الرحمت ہے۔ اگر کوئی ایک قدم اُسکی طرف آتا ہے تو وہ دو قدم آتا ہے۔ اور جو شخص اُسکی طرف جلدی سے چلتا ہے۔ تو وہ اسکی طرف دوڑتا آتا ہے اور نابینا کی آنکھین کھولتا ہے۔ پھر کیونکر قبول کیا جائے کہ ایک شخص اس کی ذات پر ایمان لایا۔ اور سچے دل سے اُسکو وحدہٗ لاشریک سمجھا۔ اور اس سے محبت کی اور اس کے اولیاء مین داخل ہوا پھر خدا نے اسکو نابینا رکھا۔ اور ایسا اندھا رہا کہ خدا کے نبی کو شناخت نہ کرسکا اسی کی موید حدیث یہ ہے کہ من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ۔ یعنی جس شخص نے اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نکیا وہ جاہلیت کی موت مرگیا۔ اور صراط مستقیم سے بے نصیب رہا *

آیت ۶۱ - صابی۔ یہ لوگ اپنے آپ کو دین ادریس پر سمجھتے ہین اور بعض حضرت یحییٰ کو اپنا مطاع مانتے ہین۔ بغداد مین بہت ہین۔ تعویذ وغیرہ لکھ کر لوگون کو دیتے ہین۔ بعض غسل بھی بعض وضو کرتے ہیں اور قبلہ رخ نماز بھی پڑھتے ہین۔

آیت ۶۲ - اتینکم - شریعت - توریت *

آیت ۶۳ - وہان بنی اسرائیل کو سبت کے دن کی عزت و حُرمت کی تاکید تھی اور یہان جمعہ کے دن عزت کی مسلمانون کو تاکید کیگئی۔ مُسلمانون کے سامنے یہودیون کے اس سبت کے دن کی بے حرمتی کرنے سے بندر بنے۔ سُؤر بنے۔ بُت پرست بنے۔ ذلیل ہوئے * اس ذات کو عبرت کے رنگ مین پیش کیا گیا ہے۔ اور ڈرایا گیا ہے کہ دیکھو سبت کے دن کی بیحرمتی کرکے یہودیون نے یہ پھل پایا۔ ایسا نہ ہو کہ کہین تم جمعہ کے دن کی عزت سے لاپروائی کرکے موردِ غضب بنو۔ مگر افسوس کہ مُسلمانون نے جمعہ کے دن سے پھر بھی غفلت کی۔ آخر کو اب وُہ زمانہ آگیا کہ یہ بھی ذلیل ہوگئے۔ مُسلمانون نے عالمگیر کے آخری زمانہ سے جمعہ کے معاملہ مین سُستی شروع کی تھی *

آیت ۶۶ - حضرت مجدد صاحب لکھتے ہین کہ تم گائے کو ذبح کرو یہ خدا کا حکم ہے ورنہ تم ذلیل ہوگے اور بُت پرستی کی حمایت سے سلطنتین جاتی رہینگی *

جب خدا تعالےٰ نے یہ دیکھا کہ موسیٰ کی قوم مین گائے کی عظمت یہانتک بڑھ گئی ہے کہ وہ اُسکو خدا کا شریک ٹھہرانے لگے تو اس کی غیرت جوش مین آئی اور اُس نے چاہا کہ ان کے دلون سے اس شرک کا نام و نشان تک بھی اُٹھا دے۔ اس کے لئے یہ ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰ تو اپنی قوم کو یہ حکم دے کہ وہ گائے کو ذبح کرین اور اس کی قربانی کرین تاکہ جب وہ اس کے گوشت کو کھائین تو اونکو یہ بات محسوس ہوجائے کہ واہ! ہم نے یہ اچھا معبود بنایا ہے کہ جس کا ہم گوشت بھی کھا جاتے ہین۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہا کہ دیکھو خدا تم کو حکم کرتا ہے کہ تم گائے کو ذبح کرو تو قوم نے کہا کہ اے موسیٰ کیا تو ہمارے ساتھ ہنسی کرتا ہے آپ نے فرمایا۔ اعُوذ باللّٰہ ان اکون من الجاھلین۔ مین اس امر کے لئے خدا سے مدد طلب کرتا ہون کہ مین جاہلون سے نہ ہو جاؤن۔ یہان پر ایک نکتہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہنسی ٹھٹھا کرنا جاہلون کا کام ہوتا ہے تب ہی تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ مین تو اس بات سے خدا کی پناہ طلب کرتا ہون کہ مین وہ کام کرون جو جاہل کیا کرتے ہین *

نصیحت :- مین سفارش کرتا ہون کہ ان تینون رکوعون کو بار بار پڑھو۔ اور اپنے اُوپر لگاؤ *

پارہ اوّل رکوع ۹ - سُورۃ البقرۃ

رکوع نمبر ۹

مُخرجٌ - تم گائے کی خفیہ طور سے عبادت کرتے تھے۔ خدا نے اس کو ظاہر کردیا * مینے آیۂ کریمہ واللّٰہ مخرجٌ ما کنتم تکتمون سے بہت فائدہ اُٹھایا ہے انسان نافہم ہے کوئی کام کرتا ہے تو لوگون سے چھپاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اُسے ظاہر کردیتا ہے۔ آدمی اس کو یاد کرکے اپنے آپ کو بدیون سے روک سکتا ہے۔ یہ بدیون سے بچنے کا ایک گُر ہے *

(۲) پس کہا ہم نے کہ قتل کرو گائے کو کیونکہ اس کو تم نے معبود بنایا تھا تم گائے کی پُوجا کرکے مُردہ ہوگئے تھے اسلئے خدا نے چاہا کہ تمہارے دلون سے شرک کی تاریکی اور زنگ دُور کرکے نورِ ایمان اور رُوحانیت سے بھردے اور تم کو زندہ کردے۔ دیکھو اس طرح سے اللہ تعالےٰ مُردون کو زندہ کرکے اپنے نشان دکھلاتا ہے تاکہ تم اُلّو نہ بنو بلکہ عقل کرو *

(۳) مگر تمہارے دل سخت ہوگئے اور سخت بھی ایسے کہ پتھرون سے بھی زیادہ سخت ہوگئے

کیونکہ پتھرون سے تو پانی بھی جاری ہو جاتا ہے مگر تمہارے دل خوف الٰہی سے پسیجے تک بھی نہین ❊

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف مین فرمایا ہے۔ ولکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب۔ اس سے ظاہر ہے کہ قاتل کو مارنے سے دوسرے لوگ اسکے شر سے بچ جاتے ہین۔ اور اس ایک کو قتل کرنا بہتون کی زندگی کا موجب ہو جاتا ہے ❊

(۴) پس اے مومنو! کیا تم یہ امید رکھتے ہو کہ وہ ایمان لاوینگے کیونکہ وہ تو ایک ایسا خبیث فریق تھا۔ کہ باوجود اسنے کلام الٰہی کو سُننے اور سمجھنے کے تبدیل کر دیا۔ اس رکوع مین تین آیتون مین خدائے تعالیٰ نے مسلمانون کو یہود کا قصہ سُنا کر ڈرایا تھا کہ کہین ایسا نہ ہو کہ تم بھی (گئو ماتا جی کے) پرستارون یا اون کے معاذین مین شامل ہو جاؤ۔ اگر تم نے اون جیسی چال اختیار کی۔ تو یاد رکھو کہ جس جس قسم کی ذلتین اُن پہلے خبیثون کو اُٹھانی پڑی ہین تم بھی اون کے برداشت کرنے کے لئے کمربستہ ہو جانا۔ مگر افسوس کہ اب مسلمانون پر وہی زمانہ آگیا جس کے لئے اون کو پہلے ہی تنبیہہ کیگئی تھی۔ آج ہم دیکھتے ہین کہ بعض مسلمان گاؤکشی کے خلاف گئو رکھشا کے ہیڈ تنگ دے دے کر گائے کی پرستش کے ممد و معاون ہیں اور باوجود اسکے کہ قرآن کریم مین نہایت صفائی کے ساتھ ارشاد الٰہی لوگون کے دلون سے گائے کی عظمت اُٹھا دینے کے لئے اسکے ذبح اور قربان کرنے کے لئے کہا گیا کہ بھی قرآن کی مخالفت کرتے اور اوس کے حرفون کو تبدیل کرکے ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ کے مصداق بنتے ہین ❊

اون کی یہ حالت اس امر کا اظہار کرتی ہے کہ یا تو وہ برائے نام ہی مسلمان ہین قرآن کو جانتے ہین خوب سمجھتے ہیں مگر اپنی خباثت اور منافقت طبع کی وجہ سے وہ ہندوؤن سے شاباش لینے کے لئے خدائی احکام کی مخالفت اسلام کی آڑ مین کر رہی ہین ❊

یا وہ بالکل قرآن سے واقف ہی نہین بلکہ لایعقل بے وقوف ہین اسلئے بیہودہ بکواس کر رہے ہیں اور مطلب اس سے صرف اسی قدر ہے کہ کوئی ہمین بھی قاضی و مفتی سمجھے

(۵) اُمّی۔ صرف تلاوت قرآن کرتا ہے اور معنے نہین جانتا ❊

اُمِّیُّوْنَ۔ ماں والے۔ ماں کے لاڈلے۔ اَن پڑھ۔

وَیْلٌ۔ کلمۂ افسوس ہے اور جہنم کی ایک وادی کا نام ہے ❊

یَکْتُبُوْنَ۔ سے مطلب عیسائیون کے ترجمون سے ہے کہ وہ ترجمے در ترجمے کرتے چلے جاتے ہین۔ اور اصل عبارت کا پتہ بھی نہین ہوتا۔ ایک زبان سے دوسری زبان مین ترجمے کرنے سے فرق پڑ پڑ کر کچھ کا کچھ بنجاتا ہے۔ مگر وہ اوس کو کلام الٰہی کہہ کہہ کر تھوڑی تھوڑی قیمتون پر فروخت کرتے رہتے ہیں ❊

فتح اللہ کے معنے پیشگوئیون کے ہیں۔ کھولا اللہ نے تم پر۔

جب لودیانہ مین مولویون کے ساتھ حضرت مرزا صاحب کا مباحثہ ہوا تو مولوی کہتے تھے۔ کہ ان کو کوئی کتاب نہ دو۔ ورنہ تم ہارے جاؤگے ❊

بلیٰ۔ پیشگوئی ہے ❊

پارہ اول سُورہ بقر رکوع نمبر ۱۰

(۱) ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو ❊

جب عہد لیا ہم نے بنی اسرائیل سے کہ تم خدائے واحد کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرنا۔ اپنے والدین کے ساتھ احسان کرنا اور اپنے قریبی رشتہ دارون۔ یتیمون۔ مسکینوں کو بھلی باتین بتلاؤ اور نیک سلوک کرو اور نماز کو مع پابندی ارکان کے قائم رکھو زکوٰۃ دیتے رہو۔ مگر افسوس ہے کہ تم مین تھوڑے سے لوگ ایسے تھے جو اپنے عہد پر قائم رہے۔ باقی سب کے سب بدل گئے ❊

قرآن شریف مین اس قصہ کو بیان کرنے سے ایک تو پیشگوئی کا اظہار کرنا تھا کہ تم ایک زمانہ مین چلکر بدعہد ہو جاؤگے۔ دوسرے مسلمانون کو تاکید اس امر کی کیگئی کہ دیکھو ایسا نہ ہو کہ کہین تم بھی یہود جیسی کرتوتین کرنے لگو ❊

مگر افسوس کہ مسلمانون نے سب کچھ بھلا دیا اور وہی روش اختیار کی جس سے مسلمانون کو منع کیا گیا تھا ❊

میثاق۔ پختہ وعدہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تمام اقوام سے وعدہ لیا ❊ تم سے عہد لیا کہ تم خونریزی نہ کرنا۔ اور آپس مین ایک دوسرے کو اس کے گھر سے نکالنا مگر افسوس کہ تم نے باوجود اس عہد کو جانتے اور سمجھنے کے خونریزی بھی کی۔ اور اپنے اہل برادری کو شرمندہ کرنے اور انپر اپنا احسان جتانے کی غرض سے پہلے اون کے دشمنون سے ملکر اون کو اون کے گھرون سے نکلوا دیا۔ پھر بظاہر تم نے اون کے دشمنون کو کچھ روپیہ دے کر چھڑا دیا۔ اسلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو تم کو جو اباتے منع کیا گیا تھا کہ تم انکو اون کے گھرون سے مت نکلوانا۔ اس پر تو تم نے عمل نہین کیا ❊

دوسرا حکم تم کو یہ دیا گیا تھا کہ اگر تمہارے متعلقین مین سے کسی پر کوئی مُصیبت آوے تو اس کی مدد کرنا۔ اس پر تم نے عمل کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم بعض حصص کتاب پر ایمان لائے۔ اور بعض پر ایمان نہین لائے ❊

یاد رکھو کہ جو لوگ ایسے ہوتے ہین ہم اون کو دین و دنیا مین ذلیل کر دیتے ہیں ❊

افتؤمنون ببعض الکتٰب۔ کتاب سے مراد عہد ہے ❊

اثم۔ جو بات انسان کے دل مین کھٹکے اس کو اثم کہتے ہیں ❊

تظٰھرون۔ شاباش دیتے ہو۔ پیٹھ ٹھونکتے ہو۔ مدد کرتے ہو ❊

تخرجون۔ شرارت کرکے نکلواتے ہو ❊

پارہ اول سورۃ البقرہ رکوع نمبر ۱۱

ولقد اٰتینا۔ موسیٰ کو کتاب دی ❊

رُوح۔ کلام الٰہی۔ مسیح علیہ السلام تو موٹی موٹی باتین ارشاد فرماتے تھے اخلاقی امور

کوئی باریک باتین نہین بتاتے تھے ۔

بیّنٰت - اخلاقی باتین ۔

ھویٰ - گرنا ۔

تھوٰی - کے معنے پیارا لگنا ۔

بما لا تھوی - جن چیزون کو تم پسند نہین کرتے ۔

غلف - توریت مین اس لفظ کو نامختون کہا ہے وہان اس لفظ کے یہ معنی ہین کہ جو ملت ابراہیم کے خلاف ہو - یہ معنی ہی ہین کہ ہمارے دل غلافون مین ہین -

لعن - دھتکارا ہوا -

علم پر عمل نہ کرنا اور پاک بندون کی مخالفت کرنا غضب ہے ۔

وکانوا من قبل یستفتحون - اور پہلے اس آنیوالے رسولون کے متعلق خوب کھول کھول کر بیان کرتے تہے - باب استفعال - مبالغہ کے لئے بھی آتا ہے یہی معنے ٹھیک ہین کہ آپ کے نام سے ہی فتح طلب کرتے تہے ۔

قل فلم تقتلون انبیاء اللہ - تم نے کس لئے اللہ کے انبیاء کو قتل کیا جو پہلے آئے ۔

میرے خیال مین یہ تو صاف ظاہر ہے کہ انبیاء تو قتل نہین ہوئے میرے نزدیک قتل کے معنے سخت مقابلہ کے ہین ۔ قتل کرنے کا ارادہ کرتے تہے -

خذوا ما اتینکم بقوۃ - بڑی قوت سے اسپر عمل کرو ۔

قل ان کانت - اچھا تو یہ بتاؤ کہ آخرۃ پر ایمان لاتے ہو اور اپنے آپکو کامیاب ہونے والا سمجھتے ہو تو آؤ ایک فیصلہ کن جنگ کر لو - مگر ہم جانتے ہین کہ یہ زندگی کے بڑے شایق ہین مگر یہ یاد رہے کہ بڑی عمر پانا عذاب سے نہین بچا سکتا ۔

پارہ اوّل - سورہ بقرہ رکوع نمبر ۱۲

کل انبیاء کا ایک ہی دین ہوتا ہے اون کے اصول مین اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان اوس کے محامد - اسی کی عبادت - مخلوق پر شفقت ۔

مباحثات سے بہت بچنا چاہیئے - مباحثات مین ابتدا کبھی نہ کرے - ابتدا کسی اور کی طرف سے ہونی چاہیئے - جب ابتدا اپنی طرف سے نہ ہو تو خدا تعالیٰ ضرور مدد کرتا ہے

قل من کان عدوًا لجبریل - تو کہدے جو جبرئیل کا عدو ہے . . . . . . کہتے ہین کہ کچھ یہودی مدینہ مین آئے - اور نبی کریم سے مباحثہ کیا - اور مباحثہ مین کہا کہ کیا ثبوت ہے کہ آپ کو الہامات ہوتے ہین آپنے جوابدیا کہ وہی ثبوت ہے - جو حضرت موسیٰ کے الہام کا ثبوت ہے - ایک جگہ فرمایا ہے - قل من انزل الکتب الذی جاء بہ موسیٰ اُس نے کہا کہ ہم تو موسےٰ کے الہام کو بھی نہین مانتے کہنے کو تو یہ بات کہہ گیا مگر پھر حیران رہ گیا ۔

پھر سوچ کر کہنے لگا کہ آپکے پاس کونسا فرشتہ وحی لاتا ہے آپنے کہا - جبرئیل - اسنے کہا کہ جبرائیل تو ہمیشہ سے یہود کا دشمن ہے یہ صرف مباحثات کا نتیجہ ہے - کہ انسان اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ اپنا مذہب بھی چھوڑ بیٹھتا ہے اسی واسطے احادیث مین مذکور ہے کہ زمانہ وغیرہ کو بھی گالی نہ دو ۔

جبرائیل - جادر ایل ہے - جادر کے معنے قریب - ایل کے معنے اللہ -

نبی تمام ایک دوسرے کے مصدق ہوتے ہین ان مین وحدت ہوتی ہے - فلسفیون مین کوئی وحدت نہین ہر ایک فلسفی ایک نیا فلسفہ قائم کرتا ہے اور عموماً پہلون کا مکذب ہوتا ہے -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق - نبی کریم کی ہجرت - قرآن شریف اور بیت اللہ کا ذکر توریت مین مفصلہ ذیل مقامات مین ہے :-

استثنا باب ۱۸ - ۱۸ - پہلی کتاب پیدایش ۱۲ سے ۱۷ تک - یسعیاہ نبی ۴۲ - ۵۲ و ۶۰ - ۲۰ - متی کی انجیل ۲۱ - ۱۳ - یوحنا - ۱ - اعمال ۳ - ۴ - یسعیاہ نبی باب ۲۱ -

اوکلما عٰھدوا عھدًا - عہد کرتے ہین اور پھر توڑ دیتے ہین - خدا تعالیٰ کی کتاب کو اس طرح سے پس پشت ڈال دیتے گویا وہ جانتے ہی نہین - انسان کے قوی محدود ہین ایک حد تک کام کر کے تھک جاتے ہین اسی واسطے انسان بعض اوقات لعب کی کتابوں مین مصروف ہو جاتا ہے - حضرت سلیمان کے زمانہ مین بڑا امن ہو گیا تہا - ایسی ہی حالت مین بیرونی آدمی آتے تہے اور اپنے ہمراہ عجیب عجیب دلربا اشیاء لاتے تہے تاکہ مقبول ہون مگر جب مقبول نہین ہوتے تو برا بھلا کہتے ہین اسلئے بہت سے لوگون نے اپنی عجیب عجیب بد ذاتیون کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف منسوب کیا ہے ۔

ما کفر سلیمٰن - سلیمان علیہ السلام کافر نہ تھے بلکہ کافر شیطان تہے جو سحر کی باتین کرتے تھے ۔

سحر - کل ما دق ولطف ماخذہ - ناول - دلربا باتین حقیقت سے بات کو ہٹا دینا - ایسے اعمال جن سے انسان ارواح خبیثہ سے تعلق پیدا کرتا ہے - اعلیٰ درجہ کی لطیف بات کو بھی سحر کہتے ہیں -

حضرت نبی کریم نے فرمایا ہے - وان من البیان لسحرا - پس معلوم ہوا کہ سحر ممدوح بھی ہے اور مذموم بھی - سحر کی بینے بڑی کتابین پڑہی ہین - بعض لوگ تو خواص اشیاء مین کام کرتے ہین - ہمارے ملک کے لوگ تو کیمیا کے پھندے مین پھنس گئے ہیں پھر مغربی ملک کے لوگون نے ریل اور تار برقی وغیرہ ایجادین کین - باریک در باریک تدابیر جس کو پولیٹیکل اکانومی کہتے ہیں - ایک ہاتھ کی چالاکی - ایک قوتِ نفسانی کی تحریک - ایک روحون کی بڑی طاقت ہوتی ہے کبھی لوگون کو دھوکا دیدیتے ہین جیسے حضرت موسیٰ کے مقابل پر ساحرون نے کیا کچھ پرستارون کی تاثیرین ہوتی ہین - ان مین بھی عجیب در عجیب باتین ہوتی ہین - سورج کے پوجاری بینے دیکھے ہین کہ طلوع آفتاب سے لیکر غروب تک تمام دن ٹکٹکی باندھ کر سورج کو دیکھتے ہی رہتے ہیں اور ایسے لوگون مین ہندون کو بھی دیکھا اور مسلمانون کو بھی - بعض شریف بھی ہیں ہمارے زمانہ مین بعض لوگ بڑے بزرگ کہلاتے ہیں - اور وہ ان سب باتون مین مبتلا ہوتے ہیں ۔

ما کفر سلیمٰن - وہ لوگ جو ہم پر [illegible] سحر کی کہا خصوصیت ہے . . . . . . وہ غور کرین کہ کیا نبی کافر ہوا کرتے ہین - حضرت سلیمان کی نسبت

یہودیوں میں سارٹرہے نو قومیں یہ اعتقاد رکھتی ہیں کہ وہ کافر تھے۔ اسی طرح عیسائی بھی کہتے ہیں کہ وہ ایک عورت کی محبت میں مشرک ہو گئے تھے۔ خدائے تعالیٰ نے ان دونوں کی یہاں پر نفی فرمائی ہے ؛

یاد رکھو کہ جس قدر کتابیں نقش سلیمانی اور طلسم سلیمانی وغیرہ سلیمان کی طرف منسوب ہیں وہ سب افترا پردازیاں ہیں ۔ یعنی بائبل کی کہانیاں بھی پڑہی اور سُنی ہیں ۔ لوگ کہتے ہیں کہ دو فرشتوں نے آدمیوں کی سیہ کاریوں پر اعتراض کیا ۔ چنانچہ وہ آدمی بناکر بھیجے گئے ۔ قوت شہوت نے غلبہ کیا .... یہ تمام جھوٹی کہانیاں ہیں ۔ ملائکۃ اللہ ایسی باتوں سے بالکل پاک ہوتے ہیں ۔ حضرات انبیاء مثلاً حزقیل وغیرہ کو خدائے تعالےٰ نے بتایا کہ تم فارس اور میدیہ کے بادشاہوں سے تعلق پیدا کر لو تو آزاد ہو جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا ؛

اسی واسطے اُنھوں نے تعلق پیدا کیا ۔ چونکہ یہ موقع خطرناک تھا اسلئے بتایا ۔ کہ اپنی عورتوں کو بالکل آگاہ نہ کرو ۔ صرف جری مرد واقف ہوں ۔

جن ملکوں نے یہ تعلیم دی ہے ۔ اونمیں سے ایک کا نام ہاروت اور دوسرے کا نام ماروت تھا ان کے ذریعہ سے سمجھایا گیا کہ ایسا نہ ہو کہ تم اس راز کو ظاہر کر کے انبیاء کو قتل کا موجب ہو اور وہ وہ علم تھا جو شوہر و بیوی کے درمیان تفرقہ تھا یعنی بیوی کو نہیں بتایا گیا تھا اس کے سبب سے بابلیوں کو نقصان پہونچا ؛

ھرت ۔ تہ و بالا کرکے ۔ میدان کو صاف کر دینا ؛

مرت ۔ کہتے ہیں زمین کو اس طرح صاف کرنا کہ درخت تک بھی باقی نہ رہے ۔

اس لئے جن دو فرشتوں کے ذریعہ سے حزقیل اور دانیال نبی کو یہ تعلیم دی گئی کہ تم ایران اور میدیہ کے بادشاہوں سے ملکر بابل کو اُڑا دو ۔ اور یہود کو آزاد کرنے کے لئے بابل کے بادشاہوں کو بھی اُڑا دیا گیا تو اون کو ہاروت و ماروت کہا گیا اس خفیہ کارروائی کے لئے اون کو خاص اشارات اور زبانیں سمجھائی گئیں ؛

ہمارے ایک بہت پیارے کے والد فریمیسن تھے ۔ مین نے اون سے پوچھا ۔ کہ آپ کی کمیٹی کب سے ہے ۔ کہا حضرت سلیمان کے وقت سے ۔ میں نے کہا پھر کب سے ۔ کہا بابل کے وقت سے ۔ پھر مینے پوچھا کہ قانون کے ذریعہ سے جس شخص کو نہ مار سکو کیا اس کے ذریعہ سے قتل کر سکتے ہو کہا اس کا جواب نہیں دیا جا سکتا ۔ پھر میں نے چند اور سوالات کئے ۔ جن کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ مار ڈالتے ہیں ۔ عورت فریمیسن نہیں بن سکتی ۔ ان کے چند اشارات ہوتے ہیں اشاروں سے باتیں کرتے ہیں ایک اور فریمیسن سے بھی باتیں ہوئیں ۔ پھر مجھ کو خدائے تعالےٰ نے عالم رویا میں یہاں ایک شخص دکھایا کہ یہ فریمیسنوں کی طرف سے خاص طور پر یہاں رہتا ہے ۔ یہ لوگ رات دن دشمنوں کے پیچھے لگے رہتے ہیں ۔ مذہب سے ان کو کوئی تعلق نہیں انکی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضہ و عمر رضہ نے ملک عرب میں سے اس کمیٹی کا نام و نشان تک اُڑا دیا اور پینتیس ۳۵ تک اس کا کوئی پتہ و نشان باقی نہ رہا اور آپ کے اصحاب میں سے کوئی اس کمیٹی میں قطعاً شریک ہوا پھر جناب علی مرتضےٰ کے عہد میں انھوں نے سر نکالا ؛

انما نحن فتنۃ ۔ سونے کو کٹھالی میں رکھنا تاکہ اس کا کھرا اور کھوٹا پن معلوم ہو جائے

ازمایش ۔ امتحان ؛

دیکھو یوم ھم علی النار یفتنون ۔ احسب الناس ان ...... انما اموالکم و اولادکم فتنہ .... و لنبلونکم ...... بالشر والخیر فتنہ ؛

فلا تکفر ۔ پھر کفر کا ارتکاب کرنا ۔ تعلیم کے خلاف نہ کرنا ؛

فیتعلمون ۔ سیکھتے ہیں اون دونوں فرشتوں سے ؛

یہاں پر خدائے تعالیٰ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو جو خفیہ خفیہ آپ کو تباہ کرنے کی تجویزیں اور تدبیریں کرتے تھے یہ بتلاتا ہے ۔ کہ دیکھو تم نے محمد رسول اللہ کے تباہ کرنے کی وہی روش اختیار کی ہے جو دانیال اور حزقیل کی اقوام نے ظالم بابلیوں کو تباہ کرنے کے لئے کی تھی ۔ تو یاد رکھو کہ تم اُس سے محمد رسول اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتے ۔ کیونکہ خدا کا منشاء نہیں ہے کہ اس کو ضرر پہونچے ۔ پھر دانیال اور حزقیل کی قوموں کو مظلوم ہونے کے سبب سے ہماری جانب سے یہ حکم ہوا تھا ۔ تب شہر بابل کے ظالم مفتوح ہوئے ؛

یہاں پر تو معاملہ ہی برعکس ہے یعنی تم خود ظالم ہو اور پھر خدا کے نیک اور متقی بندوں کی جماعت کو تباہ کرنا چاہتے ہو ۔ خدا سے تم کو اس قسم کا کوئی حکم بھی نہیں آیا اوس میں خدا انکا مددگار تھا مگر یہاں پر خدا تم سے بیزار ہے تو کیا تم ایک اللہ تعالیٰ کے رسول کے مقابلہ میں کامیاب ہو جاؤ گے ۔ نہیں یاد رکھو کہ جس طرح یہاں پر معاملہ برعکس ہے ۔ اسی طرح تم ان تجاویز سے ان کو کوئی نقصان نہیں پہونچا سکو گے بلکہ اُلٹا تمہیں کو نقصان پہنچے گا ۔ اسلئے فرمایا ۔ مایضرھم ولاینفعھم ؛

تین نصیحتیں یاد رکھو :-

(۱) تکذیب کی عادت نہ ڈالو ؛

(۲) کسی ایسی کتاب کی تلاوت نہ کرو جس سے قرآن شریف مٹ جائے ؛

(۳) اپنی غلطیوں کی معافی مانگتے رہو ؛

پارہ اوّل ۔ سورہ البقرۃ رکوع نمبر ۱۳

انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے قوتیں ترقی کرنے کے لئے رکھی ہیں اور منشاء اُن کا یہ ہے کہ ایک دوسرے پر بڑہو اور ترقی کرو ۔ ایک دوسرے سے بڑھتا چلا جائے یہ فطرت انسانی کی تمام ترقیات کے لئے رکھی گئی ہے ۔ لیکن بعض لوگ ناجایز استعمال کرکے حسد سے کام لیتے ہیں ؛

ایک شخص جو خوش چلن ۔ نیک اور خوش رہنے والا ہو اُس سے اُن باتوں میں ترقی کرنے کے بجائے حسد کرتے ہیں حسد کی صفت کو ناجایز استعمال کرکے اس کے منافع سے محروم رہتے ہیں ۔ نیکیوں میں رشک کرنا مفید ہو سکتا ہے حسد کو جب ناجائز استعمال کرتے ہیں ؛